قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

بدھ 5/ اکتوبر 2022ء | 8/ ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 5/ اخاء 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:214

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ﴿۱۱﴾ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ﴿۱۲﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿۱۳﴾ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ﴿۱۴﴾ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیۡنَ ﴿۱۵﴾

(القلم: 11- 15)

ترجمہ: اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔ (جو) سخت عیب جو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔ (کیا محض اس لئے اکڑتا ہے) کہ وہ دولت مند اور (بڑی) آل اولاد والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

مَیں پہلے بھی بتا آیا ہوں کہ یہاں مختلف ملکوں اور معاشروں اور مزاجوں کے کارکنان ہیں لیکن آپ سب نے آپس میں ایک ہو کر کام کرنا ہے۔ آپس میں پیار محبت اور قربانی کے اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں۔ بعض دفعہ بعض نوجوان جو زیادہ جوشیلی طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ذرا سی بات پر جوش میں آ جاتے ہیں اور جھگڑ کر نہ صرف فضا کو مکدر کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ساتھ ہی دوسروں پر، غیروں پر، دیکھنے والوں پر بھی جماعت کا اچھا اثر قائم نہیں کر رہے ہوتے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں بھی آپ خدمت کر رہے ہیں وہاں بعض عملہ یا کام کرنے والے غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی ہوتے ہیں مثلاً لنگر خانوں وغیرہ میں آپ مزدوروں کو کسی قسم کی غلط حرکت کر کے غلط تاثر دے رہے ہوں گے۔ پس اس سے بھی بچیں۔ کچھ عرصے کی بات ہے مجھے ایک نوجوان نے لکھا کہ 1991ء میں آپ کی یہاں ڈیوٹی تھی، یعنی میری یہاں ڈیوٹی تھی۔ اُس وقت مَیں نے لنگر خانہ نمبر 1 میں بطور نائب ناظم کے لنگر میں ڈیوٹی دی تھی۔ اس لڑکے کی بھی یہاں ڈیوٹی تھی یہیں قادیان انڈیا کے رہنے والے تھے۔ اس لڑکے نے کہا کہ اسے غصہ آ گیا اور وہ کہتا ہے کہ مَیں نے ایسے الفاظ کہے جس سے پاکستانی معاونین اور کام کرنے والے، ڈیوٹی دینے والے جو آئے ہوئے تھے، ان کے خلاف غصے کا اظہار ہوتا تھا۔ تو مجھے اس نوجوان نے لکھا کہ اس وقت مَیں بالکل نوجوانی کی عمر میں تھا۔ اس لئے غصہ بھی زیادہ آتا تھا تو آپ نے مجھے دیکھا اور اس بات پر کچھ نہیں کہا اور مسکرا دیئے اور میرے دوبارہ یا تیسری مرتبہ کہنے پر میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے سمجھایا کہ ہم کس طرح ڈیوٹی دیں گے؟ ہم کون ہیں؟ اس نوجوان پر اثر ہوا ہو گا تو اس نے یہ بات آج تک یاد رکھی ہے ورنہ اس وقت مَیں نائب ناظم کی حیثیت سے اس کی سرزنش کرتا یا شکایت کرتا یا پاکستانی جو دوسرے معاونین تھے ان کے غصے کو بھڑکنے دیتا تو صرف نفرتیں بڑھتیں اور کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو یہ بات اس نے بارہ تیرہ سال یاد رکھی ہے اور اب مجھے لکھی ہے۔

(خطبہ جمعہ 23/ دسمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اور جذبوں کو جگائیں شاعرانِ سلسلہ (منظوم)
- انصار اللہ برطانیہ کے اجتماع پر حضور انور کا اختتامی خطاب
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
- ذکرِ الٰہی، درود شریف اور استغفار

فرمانِ رسولؐ

آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ کسی چیز میں جتنا بھی رِفق اور نرمی ہو اُتنا ہی یہ اُس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے۔ اُس میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ سختی جو ہے وہ (عمل کو بھی) بدنما کر دیتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب فضل الرفق حدیث نمبر 6602)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

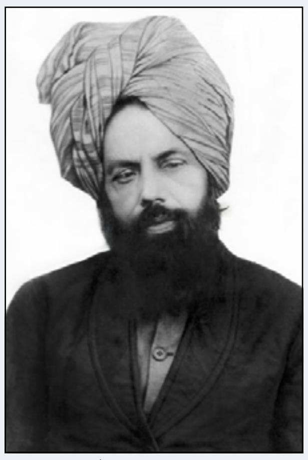

بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو

’’اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نُور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دُوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔۔۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 127-128 ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ فرماتے ہیں:

ایک عورت نے حضرت مسیح موعود کے گھر سے کچھ چاول چرائے، چور کا دل نہیں ہوتا اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بیتابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ چوری کر لے تو اس کے ایکشنز (Actions) اور طرح کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ وہ وہاں موجود تھا۔ اس کی تیز نظر تھی اس کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور شور پڑ گیا۔ اس کی بغل میں سے کوئی پندرہ سیر کے قریب چاولوں کی گٹھڑی نکلی اور اس کو ملامت اور پھٹکار شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود بھی کسی وجہ سے ادھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو لوگوں نے یہ بتایا تو فرمایا:

’’محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستّاری کا شیوہ اختیار کرو۔‘‘

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول صفحہ 101)

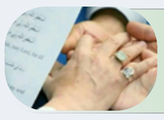

دربارِ خلافت

آسٹریلیا میں جماعتی ترقیات اور امام جماعت کی آمد پر غیروں کا اعتراف

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہاں میلبورن میں احمدیہ سینٹر بھی لیا گیا ہے۔ پہلے کسی خطبہ میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا اس لئے اس بارے میں بتا دوں کہ میلبورن میں ہم نے جو نیا سینٹر خریدا ہے یہ ساڑھے سات ایکڑ رقبہ پر ہے اور تعمیر شدہ ایک یہاں عمارت تھی جس کا رقبہ پچیس سو مربع میٹر ہے۔ اور اس رقبہ میں اوپر والا جو مین ہال ہے جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق تین ہزار افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور اتفاق سے یہ تقریباً قبلہ رُخ بھی ہے اور اس بلڈنگ میں دوسرے ہال کو شامل کر کے مجموعی طور پر چار ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مشن ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، دو رہائشی یونٹ، لائبریری، ریڈنگ روم، کچن، سٹور اور اس کے علاوہ ایک اور چھوٹا ہال یہ سب اس میں موجود ہیں۔ اس کی تین پارکنگ ہیں جن میں دو سو سے زائد گاڑیاں کھڑی کی جاسکتی ہیں۔ اگست 2007ء میں یہ درخواست یہاں جمع کروائی گئی تھی کہ ہم لینا چاہتے ہیں تو ہمسایوں نے کئی اعتراضات کئے کہ یہاں مسلمانوں کی عبادتگاہ بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آخر ڈیڑھ سال کے انتظار کے بعد 2009ء میں سٹی کونسل نے اس سینٹر کو جماعت احمدیہ کو دینے کا فیصلہ کیا اور ایسا فیصلہ ہے کہ تمام کونسلرز نے بلا استثناء اس کے حق میں فیصلہ دیا۔ پہلے یہ ایک کلب تھا، پارک تھا، پھر اس کا status change کر کے اس کو کمیونٹی سینٹر اور مشن ہاؤس کے طور پر رجسٹر کرلیا۔ اور اس کے بعد جیسا کہ میں نے کہا، لوگوں کی رائے بھی آپ نے سنی۔ اکثر لوگوں کی جماعت احمدیہ کے بارے میں رائے بالکل تبدیل ہوگئی ہے۔ اس سینٹر کی خرید پر آٹھ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ پھر اس کو ٹھیک کیا گیا، مرمت کیا گیا، تقریباً ایک اعشاریہ تین ملین ڈالر خرچ ہوا۔ یعنی تیرہ لاکھ ڈالر۔ اس کے علاوہ وقارِ عمل جس طرح ہماری روایت ہے، اس کو کر کے پانچ لاکھ ڈالر کی بچت ویسے بھی کی گئی ہے۔ بہرحال اگر ویسے اس کی value دیکھیں تو یہ اس وقت مارکیٹ میں کم از کم پانچ ملین ڈالر کی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بڑی سستی چیزیں اللہ تعالیٰ جماعت کو مہیا فرما دیتا ہے۔

پھر سڈنی میں واپس آئے۔ یہاں خلافت جوبلی ہال جو تعمیر ہوا ہے۔ اس کا افتتاح کیا۔ اس میں چودہ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ دو منزلہ دفاتر بنائے گئے ہیں۔ میٹنگ روم ہے، لجنہ کے اور دوسری تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ بڑا مین (main) کچن ہے جس میں لنگر خانہ چلتا رہا۔ اِن ڈور گیمز بھی ہال میں کھیلی جاسکتی ہیں۔ افتتاح کے موقع پر یہاں وزیرِ اعظم آسٹریلیا کی نمائندگی میں وہاں کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ Concetta Fierravanti Wells آئی ہوئی تھیں۔ پھر فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ تھے۔ Minister for Citizenship تھے۔ اَپوزیشن کے لیڈر تھے۔ اسی طرح بہت سارے ممبر آف پارلیمنٹ، پارلیمانی سیکرٹری فار لاء اینڈ جسٹس، پولیس کے افسران، ایریا کمانڈر آف پولیس اور کونسلر اور مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے کافی لوگ یہاں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں خلافت جوبلی کے ہال کا افتتاح تھا اس لئے اسلام کی تعلیم، جماعت احمدیہ کیا ہے؟ اور اب جماعت احمدیہ میں خلافت کا کیا کردار ہے؟ اس بارے میں مَیں نے کچھ کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی بڑا اچھا اثر ہوا۔

ایک پولیس سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ امام جماعت نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کو انتہا پسندوں کے عمل نے بدنام کیا ہے۔ مَیں اس بات سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اس تنقید کا انہوں نے جس طرح امن کے پیغام کے ساتھ جواب دیا ہے، وہ بہت شاندار ہے۔

پھر ایک مہمان اِندرا دیوی نے کہا کہ یہ جو خطاب تھا اس میں نہایت عمدہ اور اعلیٰ معلومات تھیں۔ مَیں اسلام کے متعلق کوئی کتابچہ حاصل کرنا چاہوں گی جس کی مدد سے مَیں اسلام کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔ میں اسلام کے متعلق متذبذب ہوں لیکن عمومی طور پر یہ دعوت میرے لئے باعثِ عزت ہے۔ لیکن پھر متذبذب اس لئے ہیں کہ مسلمانوں کا بہت سا طبقہ ان باتوں کے خلاف کرتا ہے۔ پس اسلام کی حقیقی تعلیم اب جب اُن کو پتہ لگی تو بہرحال وہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ ان سے رابطہ بھی رکھیں اور ان کو لٹریچر مہیا کریں۔ یہاں بھی بڑے اچھے تأثرات اَوروں نے بھی دیئے۔

پھر اس کے بعد آسٹریلیا میں برزبن (Brisbane) میں مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔ وہ آپ نے خطبہ میں سن بھی لیا ہو گا۔ یہاں بھی اُس کے بعد ایک reception تھی۔ اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لوگ آئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ تھے، پولیس افسر، ڈاکٹر، پروفیسر، ٹیچر، انجینئر اور مختلف آرگنائزیشن کے لوگ اور چرچ کے لوگ، پادری، ہمسائے سب شامل ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اور جذبوں کو جگائیں شاعرانِ سلسلہ

ہم شگوفے، ہم ہیں کلیاں ہم ہیں آنِ سلسلہ
ہم کو سندر کر رہا ہے باغبانِ سلسلہ

قریہ قریہ خوشبوؤں کی پالکی میں بیٹھ کر
پھیلتی ہی جا رہی ہے داستانِ سلسلہ

خود وہ غارت ہو گیا، ٹکڑے فضا میں اڑ گئے
جو گرانا چاہتا تھا آشیانِ سلسلہ

کونپلیں ہیں، پھول کلیاں، تتلیاں ہیں چار سو
اے خزانو! آ کے دیکھو گلستانِ سلسلہ

”اب اسی گلشن میں لوگو! راحت و آرام ہے“
اک صدی سے کہہ رہے ہیں پاسبانِ سلسلہ

بادشاہوں کو جو دیکھا برکتیں لیتے ہوئے
ہاتھ ملتے جا رہے ہیں دشمنانِ سلسلہ

مشرقی و مغربی اقوام سے آئے ہوئے
بن رہے ہیں دل ہی دل میں عاشقانِ سلسلہ

بحر و بر سے، جنگلوں سے، پُر خطر راہوں سے بھی
اپنی منزل کو رواں ہے کاروانِ سلسلہ

یہ خدا کا فضل ہے جو ہر طرف ہے روشنی
چاند تاروں سے سجا ہے آسمانِ سلسلہ

روح کو گرما رہے ہیں احمدیت کے خطیب
اور جذبوں کو جگائیں شاعرانِ سلسلہ

اطہر حفیظ فراز

الفضل، ایک دسترخوان ہے

نعمتیں چن دی گئیں ہیں اس کے ہر قرطاس پر
میوہ ہائے دین کا الفضل، دستر خوان ہے

منصورہ فضل من۔ قادیان

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

فرمودہ 18/ستمبر 2022ء بمقام اولڈ پارک فارم، کنگزلے

امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز Old Park Farm، واقع Sickles Lane, Kingsley میں منعقد ہونے والے مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع (منعقدہ 16 تا18/ستمبر 2022ء) کے اختتامی اجلاس میں بنفسِ نفیس رونق افروز ہوئے اور اردو زبان میں بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ خطاب ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے توسّط سے پوری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد چار بج کر 16 منٹ پر حضور انور پُر جوش نعروں کی گونج میں کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عبد السمیع عابد صاحب نے سورت آل عمران کی آیات 104 اور 105 کی تلاوت کی۔ ان آیاتِ کریمہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم ٹوی کالون صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور کی اقتدا میں تمام شاملین نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم عمر شریف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام بعنوان ’’اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق‘‘ میں سے منتخب اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ ان اشعار کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم توبان افرام صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔

رپورٹ اجتماع از صدر مجلس انصار اللہ

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ برطانیہ نے اجتماع کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2019ء کے بعد امسال اجتماع مکمل انتظامات کے ساتھ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مجلس انصار اللہ برطانیہ بہت خوش قسمت ہے کہ حضور انور نے ایک مرتبہ پھر ہمارے اجتماع کو اپنی تشریف آوری کے ساتھ رونق بخشی۔ خاکسار مجلس انصار اللہ کی طرف سے حضورِانور کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے کہ حضورِانور نے ہماری کمزوریوں کے باوجود ہم پر یہ خاص شفقت فرمائی۔ نیز حضورِانور سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین امسال ہمارے اجتماع کا مرکزی نقطہ خلافت کی اہمیت و برکات تھا جو سال کے آغاز میں ہی طے پا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 143 میں سے 132 مجالس اور 18 میں سے 7 ریجنز نے اپنے مقامی اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ نیشنل اجتماع کی تیاریوں کا آغاز حضورِانور کی منظوری سے ماہ جون میں ہو گیا تھا۔ ناظمِ اعلیٰ اجتماع مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب اور ان کی ٹیم نے بھر پور محنت کے ساتھ اجتماع کی تیاریاں مکمل کیں۔ خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ، افسر جلسہ سالانہ، امیر صاحب یوکے اور ایم ٹی اے کا ان کے بھر پور تعاون پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔

اجتماع کے تینوں دن نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ باجماعت نمازِ تہجد اور درس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ انصار اللہ کو علمائے سلسلہ کی بہت سی علمی و معلوماتی تقاریر سننے کا موقع ملا جن میں مقررین نے برکاتِ خلافت کے اپنے ذاتی واقعات بھی بیان کیے۔ علمی مقابلہ جات کے علاوہ بہت سی ورک شاپس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا جس میں سائیکلنگ کی اہمیت اور اس کی افادیت، صحت مند طرزِ زندگی، رشتہ ناطہ اور احمدیہ مسلم lawyers ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک پریزینٹیشن شامل تھی۔

امسال اجتماع پر قیادت تبلیغ اور ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے نمائشیں بھی لگائی گئی تھیں۔ نیز شعبہ تبلیغ یوکے نے مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا تھا جس سے انصار اللہ مستفید ہوئے۔ فقہی مسائل سے متعلق مجلس سوال و جواب خاص توجہ کا مرکز بنی۔ اسی طرح چیریٹی واک اور مسرور آئی ہسپتال کے متعلق بھی اجتماع پر معلومات دی گئیں۔

اجتماع پر امسال کل حاضری 4098 تھی جس میں 3606 انصار اور 492 مہمانان شامل تھے۔ اس سے قبل 2019ء کے اجتماع میں انصار اللہ کی حاضری 3117 تھی۔

اس کے بعد اجتماع کی جھلکیوں پر مشتمل ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی۔

علم انعامی

بعد ازاں امسال مجلس انصار اللہ برطانیہ میں بہترین قرار پانے والی قیادت Hartlepool نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علم انعامی وصول کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

خطاب حضورِ انور

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بج کر 45 منٹ پر خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف لائے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کیا۔ تشہد، تعوّذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور نے فرمایا:

ابھی کچھ دیر پہلے میں نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب میں بعض باتیں کی ہیں وہ باتیں صرف عورتوں کے لیے ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں مرد اور عورتیں دونوں مخاطب ہیں۔ مردوں کو بھی سچائی اور عبادتوں کے وہی اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہئیں جو خواتین کے لیے ضروری ہیں۔ بعض لوگ نصائح کا مخاطب خود کو نہیں سمجھتے حالانکہ چاہیے تو یہ کہ ہر کوئی ان باتوں کا مخاطب خود کو سمجھے اور اپنا جائزہ لے۔ اگر یہ بات سمجھ آجائے کہ خلیفۂ وقت خواہ کسی خاص ملک یا جماعت کے کسی مخصوص طبقے کو توجہ دلا رہا ہے تو بھی ہم سب اس کے مخاطب ہیں۔ ہمیں اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ نیکیاں ہم میں موجود ہیں یا نہیں۔ اب جبکہ رابطوں کی آسانی کی وجہ سے دنیا ایک ہو گئی ہے تو اگر ہر احمدی خلیفۂ وقت کی ہر بات کا مخاطب خود کو سمجھے اور اس کے مطابق اپنی حالت میں بہتری کی کوشش کرے تو ہم اپنی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا کہ انصار اللہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نیکی کی جو بھی بات جماعت کے کسی بھی طبقے سے کہی جائے انصار اللہ نے ان باتوں پر نہ صرف خود عمل پیرا ہونا ہے بلکہ دوسروں کے سامنے نمونہ بن کر حقیقی اسلامی معاشرہ قائم کرنا ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بڑے درد کے ساتھ اپنی جماعت کو بار بار تقویٰ پر کاربند ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ بجز تقویٰ کے اور کسی بات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے تقویٰ اور احسان کرنے کے کیا معیار ہیں۔

جب ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم اللہ کے انصار ہیں تو ہمیں یہ خصوصیت بھی پیدا کرنی ہو گی کہ ہم میں تقویٰ بھی ہو اور ہم محسن بھی ہوں۔ اللہ کو تو ہماری کسی مدد کی ضرورت نہیں وہ تو سب طاقتوں کا مالک ہے یہ تو اُس کا احسان ہے کہ اس نے یہ نظام قائم فرمایا اور ہمیں اس نظام سے منسلک ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کا خوف اس کی خشیت انسان کے دل میں ہو۔ اسی طرح محسن وہ ہیں جو نیک باتوں کا علم رکھنے والے اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

پس اگر ہمارا دعویٰ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا ہے تو ہمیں پہلے اپنے نفس کو پاک صاف کرنا ہوگا۔ ماموِر زمانہ کے ساتھ جُڑ کر انصار اللہ کا اصل کام دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

اپنے اندرونی جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اس لیے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائیں۔ پس ہر ایک غور کرے کہ اُس کی اندرونی اور باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہمارے دل میں کچھ اور ظاہراً کچھ اور ہے تو خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت عمل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے تو پھر وہ پرواہ نہیں کرتا۔ پس ہم حقیقی انصار اُس وقت بن سکتے ہیں جب ہم ایک عمدہ بیج بنیں اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلنا ہوگا اور زمانے کے امام کی کامل پیروی کرنی ہوگی۔ ہمارے قول وفعل کا ایک ہونا جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا وہاں ہمیں ایک تسلی ہوگی کہ ہم اپنی نسلوں کے لیے ایک بیج لگا کر جارہے ہیں جس پر نیکیوں کے پھل لگتے ہیں اور اس طرح ہم دنیا کو بھی حقیقی اسلامی تعلیم کی طرف لانے والے بنیں گے اور یہ معیار جماعتی ترقی میں بھی مددگار بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں کیا معیار دیکھنا چاہتے تھے کہ ہم نے کہاں تک تقویٰ میں ترقی کی ہے اور اس کا معیار قرآن کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو دنیا کی مکروہات سے آزاد کر کے خود اُس کا متکفل ہو جاتا ہے اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے نجات کی کوئی نہ کوئی راہ بنا دیتا ہے۔ اُسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متقی کی ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ پس بہت غور کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

انسان بڑی عمر میں پہنچ کر اپنے بچوں کی ضروریات کی فکر کرنے لگ جاتا ہے اور اُسے پورا کرنے کے لیے مختلف جائز و ناجائز حیلے اختیار کرتا ہے۔ بعض احمدی بھی ایسا کرتے ہیں جیسے دھوکا دے کر اپنے ٹیکس کو بچاتے ہیں۔ صحیح آمد پر اپنا چندہ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارے اندر تقویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ خود انتظام کر دے گا۔ یا تھوڑے میں ایسی برکت عطا فرما دیتا ہے کہ ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ بے شمار احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر تقویٰ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکلات حل کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وضاحت کی کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ غلط بیانی کیے بغیر کام نہیں چل سکتا اور پھر اپنی مجبوری کا دوسروں کے سامنے اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہ امر ہرگز سچ نہیں بالکل جھوٹ ہے۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرے کہ میں مدد کروں گا اور دوسری طرف لوگوں کو کہے کہ غلط بیانی کرو اور اپنی مشکل حل کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور ہے اگر اُس پر بھروسا کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا اور جو اللہ پر توکل کرے وہ اُس کے لیے کافی ہے اور توکل بغیر تقویٰ کے پیدا نہیں ہوسکتا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے، اپنے اخلاق اعلیٰ معیاروں تک لے جانے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی حالتوں کو بدل لیں گے تو یہی حقیقی تقویٰ ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا والی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقی کے راستے کی تمام دنیاوی روکیں دُور فرما دیتا ہے۔ اگر دنیاوی کاموں کی پرواہ کیے بغیر اپنی نمازوں کی ادائیگی اور دین کے کاموں کو ترجیح دیں گے تو اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں تمہاری مشکلات دُور کروں گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہماری ضروریات پوری کرتا ہے اور اپنی تمام نوازشات کے بعد دین کے کاموں میں ہماری مدد کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بندے بنتے ہوئے، اُس کے حکموں پر چلتے ہوئے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بنیں اور یہی ہمارے حقیقی انصار ہونے کی رُوح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضورِ انور نے اس بصیرت افروز خطاب کے بعد پانچ بج کر 14 منٹ پر دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے لجنہ کی اجتماع پر حاضری کی تصحیح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کی حاضری 6830 تھی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے پانچ بج کر 16 منٹ پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ عنایت فرمایا اور اجتماع گاہ سے تشریف لے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 23/ ستمبر 2022)

فتحِ عظیم

اُونچا ہے جس کا مینار اور نام ہے فتحِ عظیم
تیرے فضلوں سے بنی مسجد ہے یہ ربِّ رحیم
حضرتِ احمد کو للکارا تھا ڈوئی نے یہاں
مَر گیا ذِلّت کی پھر وہ موت جنگ میں یہ غنیم
نام اونچا کر دیا مولا نے پیارے کا یہاں
اپنے مہدی اور مسیح کو دی تھی اِک فتحِ عظیم
معجزہ ایسا دُعا کا دیکھا دنیا نے یہاں
پُورے امریکہ میں ڈنکا بج گیا مولا کریم
دیکھ کر یہ آسمانی معجزہ آنکھیں کھلیں
کتنےِ بھٹکے پا گئے مولا ترِی راہِ سلیم
اے خُدا! مہدی کا پڑپوتا گیا اُس شہر میں
پھر دِکھا اِک معجزہ دے کے عصائے تُو کلیم
حضرتِ مسرور بھر دیں اِن اندھیروں میں بھی نُور
دے اُنہیں عزمِ صمیم اور دِل بنا نُورِ حکیم

عبدالجلیل عباد۔ ہیمبرگ جرمنی

سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

نم آلود تھے میرے نینا اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا
باہر بھی تھا سیلِ بلا اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

تھے وہ کیسے عالی ہمت جو اوروں کے غم خوار بنے
خود تھے حزیں وہ حد سے سوا اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

جب دن میں پھول سے چہرے پر اک قطرہ دیکھا آنسو کا
پھر آخر شب تھی میں تھا اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

وہ ناؤ جو ڈوبی خستہ تھی اور کشتی بان بھی ناداں تھے
تھے راہی بھی درماندہ اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

صد حیف ہے ایسے نیتا پر مُسکان تھی جس کے ہونٹوں پر
جب جان بلب تھی جنتا اور سیلاب تھا دل میں اشکوں کا

م م محمود

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 56

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

سابقہ قوموں کی حالت سے سبق لینا

’’ہر نبی ایک حجاب میں مستور ہوتا ہے مبارک وہ جو اس کے حجاب کے اندر سے اس کو پہچان لیتے ہیں۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

پہلی قوموں کی ہلاکت سے نصیحت لینا

- وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَہۡلَکۡنَا الۡقُرُوۡنَ الۡاُوۡلٰی بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَہُدًی وَّرَحۡمَۃً لَّعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

(القصص: 44)

اور یقیناً ہم نے، بعد اس کے کہ پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا تھا، موسیٰ کو کتاب عطا کی۔ یہ لوگوں کے لئے آنکھیں کھولنے والی اور ہدایت اور رحمت کے طور پر تھی تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

قوم کی ہلاکت سے قبل رسول کی بعثت ضروری ہے

- وَمَا کَانَ رَبُّکَ مُہۡلِکَ الۡقُرٰی حَتّٰی یَبۡعَثَ فِیۡۤ اُمِّہَا رَسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِنَا

(القصص: 60)

اور تیرا ربّ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا یہاں تک کہ ان (بستیوں) کی ماں میں رسول مبعوث کر چکا ہوتا ہے جو اُن پر ہماری آیات پڑھتا ہے۔

قوم کی ہلاکت کی وجہ کفر اور ظلم ہے

- وَمَا کُنَّا مُہۡلِکِی الۡقُرٰۤی اِلَّا وَاَہۡلُہَا ظٰلِمُوۡنَ

(القصص: 60)

اور ہم اس کے سوا بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے کہ ان کے بسنے والے ظالم ہو چکے ہوں۔

قومیں اپنی حالت خود بدلیں

- اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

(الرعد: 12)

یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُسے تبدیل نہ کریں جو اُن کے نفوس میں ہے۔

کفار کے لئے زمین سکیڑ دی جاتی ہے

- اَفَلَا یَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُہَا مِنۡ اَطۡرَافِہَا ؕ اَفَہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۵﴾

(الانبیاء: 45)

پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں؟ تو کیا وہ پھر بھی غالب آسکتے ہیں؟

ظالم قوم سے نجات پانے پر الحمد للہ کہنا

- فَاِذَا اسۡتَوَیۡتَ اَنۡتَ وَمَنۡ مَّعَکَ عَلَی الۡفُلۡکِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ نَجّٰنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

(المؤمنون: 29)

پس جب تُو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں کشتی پر قرار پکڑ جائیں تو یہ کہہ کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات بخشی۔

انبیاء کے واقعات پڑھ کر سنانے کا حکم

- وَاتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ ابۡنَیۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِہِمَا وَلَمۡ یُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ

(المائدہ: 28)

اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سُنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔

- وَاتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ اِبۡرٰہِیۡمَ ﴿۷۰﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡہِ وَقَوۡمِہٖ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَہَا عٰکِفِیۡنَ ﴿۷۲﴾ قَالَ ہَلۡ یَسۡمَعُوۡنَکُمۡ اِذۡ تَدۡعُوۡنَ ﴿۷۳﴾

(الشعراء: 70-73)

اور ان پر ابراہیم کی خبر پڑھ۔ جب اس نے اپنے باپ اور اس کی قوم سے کہا تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی (عبادت کی) خاطر بیٹھے رہتے ہیں۔ اس نے کہا جب تم (انہیں) پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں؟

- وَاتۡلُ عَلَیۡہِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اِنۡ کَانَ کَبُرَ عَلَیۡکُمۡ مَّقَامِیۡ وَتَذۡکِیۡرِیۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَکُمۡ وَشُرَکَآءَکُمۡ ثُمَّ لَا یَکُنۡ اَمۡرُکُمۡ عَلَیۡکُمۡ غُمَّۃً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَیَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۲﴾

(یونس: 72)

اور تُو ان پر نوح کی خبر پڑھ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر میرا موقف اور اللہ کے نشانات کے ذریعہ نصیحت کرنا شاق گزرتا ہے تو میں تو اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں۔ پس تم اپنی تمام طاقت اکٹھی کر لو اور اپنے شرکا کو بھی۔ پھر اپنی طاقت پر تمہیں کوئی اشتباہ نہ رہے پھر کر گزرو جو مجھ سے کرنا ہے اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

انبیاء کے ذکر کا بیان

- وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِبۡرٰہِیۡمَ ۬ؕ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿۴۲﴾ اِذۡ قَالَ

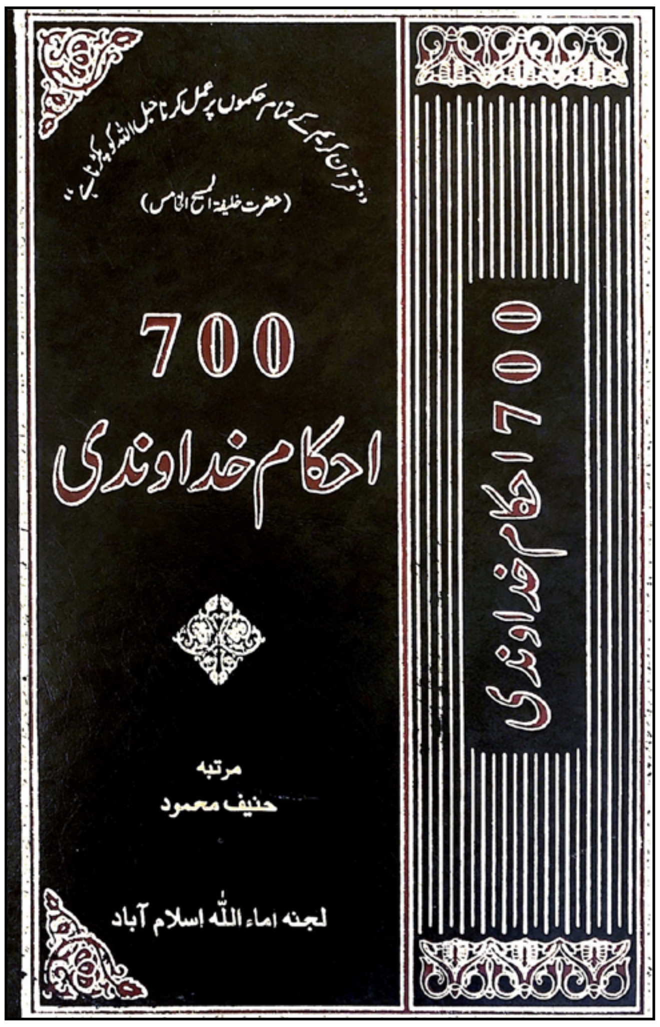

لِاَبِیۡہِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا یَسۡمَعُ وَلَا یُبۡصِرُ وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡکَ شَیۡئًا ﴿۴۳﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ قَدۡ جَآءَنِیۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ یَاۡتِکَ فَاتَّبِعۡنِیۡۤ اَہۡدِکَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۴﴾ یٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّیۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۵﴾ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَکُوۡنَ لِلشَّیۡطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۶﴾

(مریم: 42-46)

اور (اس) کتاب میں ابراہیم کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ ایک صدیق نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور تیرے کسی کام نہیں آتا۔ اے میرے باپ! یقیناً میرے پاس وہ علم آ چکا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا۔ پس میری پیروی کر۔ میں ٹھیک راستے کی طرف تیری رہنمائی کروں گا۔ اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر۔ شیطان یقیناً رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ! یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ رحمان کی طرف سے تجھے کوئی عذاب پہنچے۔ پس تُو (اُس وقت) شیطان کا دوست نکلے۔

- وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ مُوۡسٰۤی ۫ اِنَّہٗ کَانَ مُخۡلَصًا وَّکَانَ رَسُوۡلًا نَّبِیًّا ﴿۵۲﴾

(مریم: 52)

اور (اس) کتاب میں موسیٰ کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ خالص کیا گیا تھا اور ایک پیغمبر نبی تھا۔

- وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِسۡمٰعِیۡلَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَکَانَ رَسُوۡلًا نَّبِیًّا ﴿۵۵﴾

(مریم: 55)

اور (اس) کتاب میں اسماعیل کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ سچے وعدے والا اور رسول (اور) نبی تھا۔

- وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِدۡرِیۡسَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیۡقًا نَّبِیًّا ﴿۵۷﴾

(مریم: 57)

اور (اس) کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا (اور) نبی تھا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 419-424)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 47

دعا میں صیغہ واحد کو جمع کرنا

جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغیر جائز نہیں کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے وہ جس طرح قرآن شریف میں ہے اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں۔ ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 251 ایڈیشن 1984ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یہ بات بھی آپ ہی سے خاص ہے کہ کسی نبی کے لئے اس کی قوم ہر وقت دعا نہیں کرتی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں نماز میں مشغول ہوتی ہے اور پڑھتی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ اس کے نتائج برکات کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انہی میں سے سلسلہ مکالمات الٰہی ہے جو اس امت کو دیا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 267 ایڈیشن 1984ء)

ایک دعا اور اس کا جواز

میاں محمد دین احمدی کباب فروش لاہور ... نے ایک عریضہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا جس میں لکھا تھا یا حضرت میں نے چند روز سے محض رضائے الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دی جاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں۔ کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے؟

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا

ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 297-298 ایڈیشن 1984ء)

اصول عبادت کا خلاصہ

عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیۂ نفس ہو جاوے۔ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے۔ اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ میں ہی آ جاتا ہے۔ دیکھو! اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (الفاتحہ:5) میں اپنی کمزوریوں کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لیے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ ان لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان میں ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ وہ جلال، مال و دولت، عزت وعظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں وہ گرا ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے۔ کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم (الفاتحہ:6) والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔ اور ثابت قدمی کے واسطے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش وعشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 451-453 ایڈیشن 1984ء)

بد دعا دینا اچھا نہیں ہوتا

ذرا ذرا سی بات پر بد دعا دینا اچھا نہیں ہوتا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ صبر کرو۔ جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر بد دعا دیتے ہیں اکثر انہیں پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش میں آ کر کچھ کا کچھ کہہ دیتے ہیں اور پیچھے جب سوچتے ہیں تو خود ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 480 ایڈیشن 1984ء)

سورہ فاتحہ کی دعا

ہمارا خدا تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے کیونکہ جس میں کوئی نقص ہو وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے اور اس سے ہم دعائیں کس طرح مانگ سکتے ہیں۔ اور اس پر کیا امیدیں رکھ سکتے ہیں۔ وہ تو خود ناقص ہے نہ کہ کامل۔ لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں۔ اسی واسطے اس نے اسی سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگا کرو۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ (الفاتحہ:6) یعنی یا الٰہی ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے اور یہ دعا اس واسطے سکھائی کہ تا تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں بلکہ اس طرح سے اعمال بجالاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کرسکو جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں... اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہیئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔ پھر اس کے آگے خدا فرماتا ہے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾ یعنی اے مسلمانو۔ تم خدا سے دعا مانگتے رہو کہ یا الٰہی ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنانا جن پر اس دنیا میں تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی ان لوگوں کا راستہ دکھانا جو کہ راہ راست سے گمراہ ہو گئے ہیں۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ 42-45 ایڈیشن 1984ء)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 63

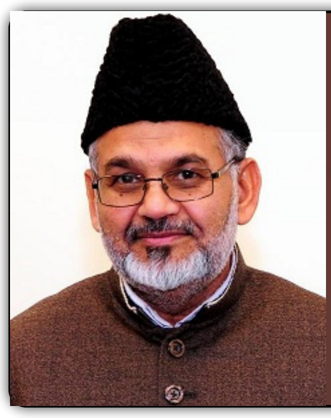

سوال تو تھا مسلمان کی تعریف کیا ہے جواب اتنا ہی ہونا چاہیئے تھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مگر کافر کی تعریف بھی ساتھ ہی شامل کر کے مسلمان کی خود ساختہ تعریف بنادی۔ پھر یہ تعریف کہاں سے لی گئی نہ قرآن کا حوالہ نہ حدیث کا! گویا اس کے ساتھ کفر کو شامل نہ کریں گویا تکفیر کے بغیر نہ اسلام کی تعریف مکمل اور نہ ہی ایمان کی تکفیر مکمل۔ العجب!!!

علماء کی ایسی ہی من گھڑت باتوں سے جن میں اسلام کی تعریف کم اور تکفیر کے بارہ میں زیادہ بیان بازی سے عامۃ المسلمین کی ایک بڑی تعداد اسلامی تعلیمات سے دور جارہی ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی تعریف یوں کی ہے کہ جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے۔ اور جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے (نماز پڑھے) اور جو شخص ہمارے ذبیحہ سے کھائے۔ وہ مسلمان ہے۔

1953ء میں جب پاکستان میں فسادات ہوئے تو ایک انکوائری کمیشن بٹھایا گیا تھا اور فسادات پنجاب کی تحقیقات کے لئے ایک عدالت قائم کی گئی تھی جس میں چیف جسٹس محمد منیر اور جسٹس (M.R) ایم آر کیانی صاحب تھے انہوں نے تمام سیاسی اور مذہبی لیڈروں کو شامل تفتیش کیا اور ایک سوال علماء کے سامنے یہ بھی رکھا کہ مسلمان کی کیا تعریف ہے؟ جب سارے مذہبی علماء اپنی اپنی تعریف عدالت میں داخل کر چکے تو عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا۔

''ان بہت سی تعریفوں کے پیش نظر جو کہ علماء نے پیش کی ہیں۔ کیا ہمیں کسی تبصرے کی ضرورت ہے؟ سوائے اس کے کہ کوئی بھی دو مقدس عالم اس بنیادی اصول پر متفق نہ تھے۔ اگر ہم خود اسلام کی تعریف پیش کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ فاضل عالم دین نے کی ہے اور ہماری تعریف ان سے مختلف ہو جو دوسروں نے کی ہے تو ہم متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج اور اگر ہم کسی ایک عالم کی بتائی ہوئی تعریف کو قبول کر لیں تو ہم صرف ایک عالم کی تعریف کے مطابق ہی مسلمان رہتے ہیں۔ لیکن باقی علماء کی تعریفوں کے مطابق ہم کافر بن جاتے ہیں''

خاکسار نے یہ لکھ کر علماء کو یہ نصیحت بھی کی ہے کہ پس ہمارے علماء کو کم ظرف بننے کی بجائے وسعت حوصلہ دکھانا چاہئے اور ایمان کی اتنی ہی حقیقت جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کو حرز جان بنانا چاہیئے نہ کہ یہ اپنی خود ساختہ تاویل و تشریح کو ہی حتمی اور آخری سمجھیں۔ جس طرح آپ کو تاویل اور تشریح کرنے کا اختیار ہے ویسا ہی دوسروں کو بھی ہے۔

علماء نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کے حوالہ جات اور تعلیمات اور تشریح کو بھی کانٹ چھانٹ کر لکھا اور آپ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا حالانکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو، جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو، خون نہ کرو، اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔'' (اربعین نمبر 4 صفحہ 6-7)

پس مضمون کے سب سے آخر میں خاکسار نے کشتی نوح (ہماری تعلیم) سے ایک حوالہ درج کیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے متعلق، اللہ تعالیٰ کی توحید سے متعلق، تقویٰ سے متعلق اور آپس میں پیار و محبت اور صلح کرنے سے متعلق اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھنے اور ایمان لانے سے متعلق ہے۔ اور عقائد کا ذکر ہے۔ درثمین سے کچھ اشعار بھی درج کئے گئے ہیں۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت کے انگریزی سیکشن میں 20 اپریل 2011ء میں صفحہ 24 پر ایک تصویر کے ساتھ ہماری یہ خبر شائع کی ہے کہ ''احمدی مسلمان عیسائیوں کے ایک فرقہ مارمن کے فلاحی کاموں اور محبت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔''

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ چینو اور مارمن چرچ کے لوگوں کے درمیان ایک لمبے عرصہ سے آپس میں بھائی چارہ اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی روح قائم ہے۔ اور ہر دو گروپس کی عبادت گاہیں بھی ایک دوسرے کے نزدیک واقع ہیں۔ جماعت احمدیہ نے مارمن چرچ کے لوگوں کے لئے ایک ڈنر کا اہتمام کیا تھا مسجد بیت الحمید میں 8 اپریل 2011ء کو کیا گیا ڈنر کے اختتام پر مسجد بیت الحمید کے امام اور ریجنل مشنری سید شمشاد احمد ناصر نے تمام حاضرین جن کی تعداد ستر 70 تھی کو خوش آمدید کہا۔ اور مارمن چرچ نے جو جماعت احمدیہ کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا اس پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

یاد رہے کہ 2003ء میں جب مسجد بیت الحمید چینو کو آگ لگی اور مسجد کا بہت سا حصہ جل گیا تھا اس وقت مسجد کو ہر قسم کی کارروائی کے لئے بند کر دیا تھا۔ اس وقت مارمن چرچ کے لوگوں نے اپنے چرچ کو ہمیں نمازوں کے لئے دے دیا۔ اور یہ چند دن کی بات نہ تھی بلکہ ایک لمبے عرصہ کے لئے۔ شروع میں جب مسجد بند کی گئی اس وقت پھر ایک وقت کے بعد مسجد میں عبادت کا حصہ کونٹی کی اجازت سے کھل گیا اور نمازیں اور دیگر مساعی کی جانے لگی۔ اس وقت بھی مارمن چرچ نے ہمیں عبادت کے لئے جگہ مہیا کی۔

پھر 2007ء میں جب ہماری مسجد از سر نو تعمیر ہونے لگی اس وقت بھی ایک لمبے عرصہ 2009ء تک کے لئے نماز جمعہ اور دیگر تقریبات کے لئے ہم ان کے چرچ کا استعمال کرتے رہے۔ اور چرچ کی انتظامیہ ہمارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرتی رہی اور ہمیں ہر قسم کی سہولت مہیا کرتی رہی۔

چنانچہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے 3 ٹرافیاں بنوائیں جو مارمن چرچ کے صدر Mr Danial Stevenson کو اور دو اور چرچ کے ممبران کو جو ہر جمعہ کو ہمیں سہولت مہیا کرتے، دی گئیں۔ ایک ٹرافی پر قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ بھی لکھ کر پیش کیا۔ انہیں مسلم سن رائز کی کاپیاں بھی تحفہ دی گئیں۔ اس کے بعد مارمن چرچ کے صدر جناب ڈانیل سٹیون سن (Danial Stevenson) نے شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ جس طرح جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے، ہمارا بھی وہی ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی بولتا ہے اور جس پر چاہے وحی نازل کرسکتا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ کچھ عرصہ ہوا پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے سو سے زائد افراد کو قتل کیا گیا ہے جس پر وہ افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

تقریب کے اختتام پر سوال و جواب بھی ہوئے۔ مارمن چرچ کے ایک دوست نے اسلام میں عورت کے مقام پر سوال بھی کیا جس کا امام شمشاد نے تفصیل سے جواب دیا۔ اخبار نے تصویر بھی شائع کی جو کہ سب کا ایک گروپ فوٹو ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 22 تا 28 اپریل 2011ء میں صفحہ 13 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔ ''کیلی فورنیا کی مسجد بیت الحمید چینو میں جلسہ سیرت النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)''

جلسہ کی صدارت نائب امیر امریکہ نسیم مہدی نے کی، امام سید شمشاد ناصر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بات کی۔ اخبار نے لکھا کہ مسجد بیت الحمید چینو میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم 13 فروری بروز اتوار صبح 11 بجے سے لے کر نماز ظہر تک منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عاصم انصاری صاحب نے پہلی تقریر کی۔ اور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ کہ ہندوستان میں عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کے بارے میں غلیظ باتیں کیں۔ اور کتب شائع کیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب نے کہا کہ اگر لکھنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس سے ہمارے دلوں کو کس قدر تکلیف پہنچی ہے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے اور پھر اپنی جماعت کو حکم دیا کہ ''ملک بھر میں سیرت کانفرنسوں کا انعقاد کریں۔''

اس موقعہ پر علاقہ کے میئر نے بھی جلسہ میں شرکت کی انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ مجھے اس موقعہ پر مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے بارے میں لوگ اچھی باتیں کرتے ہیں اور آپ کا یہ نعرہ بہت ہی عمدہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کاش سب اس پر عمل کرنے لگیں۔

آج کے جلسہ کے دوسرے مقرر محترم رضوان جٹالہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے آخر پر صدر مجلس مولانا نسیم مہدی صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ میں آپ کو 1400 سال پہلے جنگ تبوک کا واقعہ سناتا ہوں۔ اس وقت صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب پر 30 ہزار صحابہ اس کے لئے تیار ہوگئے اور بے شمار مالی قربانی بھی پیش کی۔ اس سے قبل امام شمشاد ناصر نے دیباچہ تفسیر القرآن سے آپ کی سیرت کا ایک پہلو پیش کیا جس کا تعلق تحمل سے تھا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے لکھا کہ ''آپ ہر ایک کی بات سنتے اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔''

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 22 تا 28 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''مفتی حرم کے دلچسپ فتوے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

خاکسار نے اس مضمون میں اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے ہیوسٹن کے لئے اردو میں ریڈیو پر ایک پروگرام کیا کہ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ خاکسار نے اس ضمن میں بتایا کہ بانی جماعت احمدیہ جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تشریف لائے، نے قرآنی دلائل سے ثابت کیا کہ ہمارا خدا کائنات کا حاکم ہے اور ہماری کتاب قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے۔ آپ نے ہمیں عبادتوں کے لئے اسلوب سکھائے امن، پیار اور محبت سے اسلامی تعلیم پھیلانے کی تلقین کی۔

خاکسار نے مزید بتایا کہ اسلام میں کسی قسم کا جبر اور اکراہ بھی نہیں ہے۔ ابھی بات یہاں تک پہنچی تھی کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ جو بات بتا رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے تو بہت خون خرابہ ہو گا پھر جو بچ جائیں گے وہ اسلام لے آئیں گے۔

خاکسار نے انہیں بتایا کہ ہمارا مذہب ایسا نہیں ہے بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا کو پیار اور محبت اور امن کا پیغام دیتے ہیں جس طریق سے آپ نے اسلام کا پیغام پہنچایا۔ ہم بھی وہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ ہم قتل و غارت اور بغاوت کے نہ حق میں ہیں اور نہ کرتے ہیں کیوں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ مگر وہ دوست بار بار یہی کہتے رہے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو وہ بہت لڑیں گے (یعنی خون خرابہ، قتل و غارت) پھر یہ لوگ درست ہوں گے۔

میں نے عرض کی کہ جناب خون خرابہ تو پہلے ہی مسلمان بہت کر رہے ہیں، کون سی کسر باقی رہ گئی ہے جو امام مہدی پوری کریں گے؟

ایک وقت تھا کہ جب حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے نکلے مگر ایک آیت سن کر ہی ایمان لے آئے۔ مگر اب مسلمان سارے کا سارا قرآن بھی پڑھ لیں تو اثر نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ دراصل اس میں عوام الناس کا قصور بھی نہیں۔ جب وہ اپنے علماء سے فتوے ہی ایسے سنتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ایسا نہ کرے تو اسے قتل کر دو۔ اور اگر غیرمسلم ایسا کرے تو اسے بھی قتل کر دو۔ جب اس قسم کے واقعات سنائے جائیں گے۔ تو ایک مسلمان جس کا علم سطحی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ اسلام میں صرف قتل و غارت ہی ہے اور پھر یہی اس کا مذہب ہوجاتا ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ ہم ہفتہ میں دو بار ریڈیو پر پروگرام کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات بیان کی جاتی ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے جاتے ہیں۔

خاکسار نے بتایا کہ مسلمان اسلام کے بارے میں کیوں اتنے شدت پسندی رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہر دوسرے فرقہ والا غیرمسلم اور کافر ہے۔ اور پھر فوراً مارنے اور مرنے پر تُل جاتے ہیں۔ بات کرتے ہیں تو منہ سے جھاگ آنا شروع ہوجاتی ہے۔ برداشت بالکل نہیں ہے۔ کیا یہی اسلام ہے؟ جب ہم لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اسلام امن اور محبت اور پیار والا مذہب ہے۔ تو لوگ پوچھتے ہیں کہ بتائیں کس جگہ، کس اسلامی ملک میں امن ہے اور وہ پیار و محبت سے رہ رہے ہیں۔ اس کا کیا جواب دیا جائے؟

خاکسار نے ایک کتاب ''فتاویٰ'' کا ذکر کیا جو شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب 1995ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں جناب شیخ عبدالعزیز کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مملکت سعودی عرب کے مفتی اعظم، دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ ہیں اور فتاویٰ کتاب کا اردو ترجمہ پاکستان کے مشہور عالم دین جناب مولانا عبدالرحمان کیلانی نے کیا ہے۔ اس کتاب میں بڑے دلچسپ فتوے درج ہیں۔مثلاً کتاب کے صفحہ 100 پر یہ فتویٰ درج ہے

سوال: میرا بھائی نماز ادا نہیں کرتا۔ کیا اس سے صلہ رحمی کروں یا نہیں؟

جواب: جو شخص دیدہ دانستہ نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہے۔ تارک نماز اس لئے بھی کافر ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور اہل علم و ایمان کے اجماع کو جھٹلانے والا ہے۔ لہٰذا اس کا کفر اکبر و اعظم ہے۔ بخلاف اس کے کہ جو نماز کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا تارک ہے۔ دونوں صورتوں میں حکام پر لازم ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائے اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ کیوں کہ اس بارہ میں دلائل موجود ہیں۔ .... نماز کے تارک سے بائیکاٹ لازم ہے۔ اور جب تک وہ اس کام سے باز نہ آجائے۔ اس کی دعوت بھی قبول نہ کی جائے۔

سوال: میرا دوست ہے جو نماز نہیں پڑھتا اور نہ ہی روزہ رکھتا ہے۔ کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں یا نہ؟

جواب: اس شخص اور اس جیسے دوسرے لوگوں سے اللہ کی خاطر بغض و عناد رکھنا لازم ہے تا آنکہ وہ توبہ کرلیں......... لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اللہ کی خاطر اس دوست سے نفرت کریں۔ اور اس وقت تک مقاطعہ کریں جب تک وہ اللہ کے حضور توبہ نہ کرے۔ اور مسلمان حکام پر واجب ہے کہ جن لوگوں کے متعلق انہیں معلوم ہوجائے کہ وہ تارک نماز ہیں ان سے توبہ کرائیں اگر توبہ کر لیں تو خیر ورنہ قتل کر دیں۔

ایک اور سوال تھا کہ کیا علماء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی انسان کو کافر کہہ دیں۔ اور اس پر کفر کا الزام لگا دیں۔

جواب میں مفتی حرم نے فرمایا کہ کسی معین شخص کو اس صورت میں کافر کہا جا سکتا ہے جب وہ کسی ایسی چیز کا انکار کرے جس کا جزو دین ہونا ہر خاص و عام کو معلوم ہو مثلاً نماز، زکوٰۃ یا روزہ وغیرہ۔ جو شخص اس کا علم ہونے کے بعد بھی انکار کرتا ہے اسے کافر کہنا واجب ہے، لیکن اسے نصیحت کرنی چاہیئے اگر توبہ کر لے تو بہتر ہے۔ ورنہ اسلامی حکمران اسے سزائے موت دیں۔

یہ چند فتاویٰ آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں۔ تا آپ کو معلوم ہو کہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں مفتی حرم نے کیا فتاویٰ صادر کئے ہیں۔ ان فتاویٰ کی موجودگی میں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت کتنے مسلمان ممالک میں کتنے مسلمانوں کا قتل عام صحیح ہوگا۔ یہ خود ہی فیصلہ فرمائیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 22 اپریل 2011ء میں صفحہ 9 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''ایمان کی حقیقت'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 23 تا 29 اپریل 2011ء میں صفحہ A8 پر ہماری اس عنوان سے خبر دی ہے کہ ''مسلمانوں کے اجتماع کا انعقاد''۔ ساؤتھ کیلی فورنیا کے ریجن میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی کمیونٹی نے 27 مارچ کو مسجد بیت الحمید میں ''یوم مسیح موعود'' منایا۔ یہ ان کا سالانہ فنکشن ہوتا ہے جو ہر سال ان تاریخوں میں منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر 350 لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ یوم مسیح موعود کی صدارت عاصم انصاری صاحب نے کی جو کہ اس حلقہ کے صدر جماعت ہیں۔ عاصم انصاری نے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (مسیح موعود علیہ السلام) کے آنے کی غرض و غایت بیان کی۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''بدعات اور بدرسومات سے بچیں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ خاکسار نے اس مضمون کی ابتداء اس واقعہ سے کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھجوایا تو اس موقعہ پر خاص طور پر آپؐ نے انہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ ''لوگوں کے لئے آسانی مہیا کرنا، انہیں مشکلات میں نہ ڈالنا۔ آپ نے یہاں تک نصیحت فرمائی کہ لوگوں کا جو امام بنے وہ لمبی لمبی نمازیں نہ پڑھائے بلکہ کمزور، بوڑھوں، بیماروں، بچوں اور خواتین کا بھی خیال رکھے'' اور اس ضمن میں آپ نے اپنا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھا رہے ہوتے اور کسی بچے کی رونے کی آواز آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی کر دیتے یہ تھا رحمۃ للعالمین کا نمونہ۔

لیکن افسوس آج اس آسان مذہب کو دین متین کو مولوی نے بہت ہی مشکل بنا دیا ہے۔ دین میں بدعات، رسومات داخل ہوچکی ہیں اور شرک اپنی انتہاء کو پہنچ رہا ہے۔ پیروں کے سامنے سجدہ کرنا تو عام سی بات ہے مزاروں پر عرسوں میں صاحب قبر کی مٹی ماتھے پر لگاتے ہیں اور منتیں مانگی جاتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ یہ حالت مسلمانوں نے اسلام کی کر دی ہے۔

اس سے زیادہ مصیبت کا وقت اسلام پر اور کون سا آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ آج وہی کام جس سے مسلمانوں کو منع کیا گیا تھا۔ خیر سے مسلمان ہی کر رہے ہیں۔ یہ باتیں خدا کے غضب اور غصہ کو بھڑکانے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا تصور بھی عجیب قسم کا ہے۔ وہ زبان سے خدا خدا تو کہتے ہیں مگر خدا تعالیٰ پر نہ ہی توکل اور نہ ہی ایمان۔ پھر بے ایمانی، ہیرا پھیری، رشوت، بددیانتی، دوسروں کا مال لوٹ لینا، کسی کے مال پر ناجائز قبضہ ان کے نزدیک بڑائی کا نشان ہے۔

خاکسار نے لکھا کہ ہم یورپ اور امریکہ کو کوستے رہتے ہیں لیکن یہ لوگ مسلمانوں سے کہیں زیادہ بہتر ہیں دیانتداری اور محنت سے کام کرتے ہیں۔ احترام کرتے ہیں جو باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے بیان کی تھیں یہاں کی اکثریت ان پر عمل کرتی ہے۔ انشاء اللہ ایک دن یہ لوگ شرف بہ اسلام ہوں گے۔ اس کے بعد خاکسار نے چند بدعات کا ذکر کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حوالہ درج کیا ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں:

''آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلام کی راہ اختیار کی جائے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 67-71)

حضرت امام جماعت احمدیہ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) فرماتے ہیں:

''آج کے دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسانوں کو ترقی کی راہوں پر ڈالا ہے وہاں انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز سے بہت سی برائیاں بھی ماحول کا حصہ بن گئی ہیں، آئے دن نئے نئے فیشن متعارف ہو رہے ہیں اور اُن میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک مہذب قوم ہرگز اختیار نہیں کرسکتی۔ اپنے بچوں پر بچپن سے نگاہ رکھیں اور ان کی سوچیں اور طرز زندگی اسلامی اقدار کے مطابق بنائیں۔

(روزنامہ الفضل 3 مارچ 2010ء صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا

''بہت سے والدین اپنی اولاد کے لئے فکرمند اور پریشان رہتے ہیں اور معاشرے کی برائیوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ قرآن شریف نے ان کی اس پریشانی کا حل نماز بتایا ہے۔ یعنی نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔''

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''خدا کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو، موجودہ فلسفہ کا زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو، نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔''

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

''پھر تلاوت قرآن کریم ہے اس میں بھی باقاعدگی ہونی چاہیئے روزانہ صبح کے وقت ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز اٹھنی اور سنائی دینی چاہیئے......... تلاوت قرآن کریم یقیناً ایک ایسا بابرکت اور بااثر عمل ہے کہ جس سے انشاء اللہ آپ کی آئندہ نسلیں سنور جائیں گی۔''

پس بدعات کا دروازہ اس زمانے میں اتنا کھل چکا ہے کہ مسلمانوں کی حالت دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے اور اس کے علاج کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ پس اللہ کی وحدانیت پر ایمان لاؤ۔ نمازیں باقاعدہ پڑھو، تہجد بھی پڑھو، اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کو مقدم رکھو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو مقدم رکھا۔ لوگوں کے ساتھ اخلاق، نرمی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ برداشت اور تحمل پیدا کرو، لوگوں کے دل جیتنے والی باتیں کریں۔ نہ کہ ہم خونی مہدی کا انتظار کر رہے

ہیں۔ بد رسومات جنہوں نے معاشرے میں جڑ پکڑی ہے سے توبہ کریں۔ اس کی جگہ وہ نیکیاں اختیار کریں جن کے کرنے کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔قرآن کریم پر پورا پورا عمل کریں۔ یہ نہیں کہ جب مصیبت پڑ جائے پھر لوگوں سے پوچھتے پھریں کہ ہمیں کون سا وظیفہ کرنا چاہیئے۔کون سی سورت پڑھیں وغیرہ۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ A12 پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

''چینو کی مسجد 8 مئی کو خون کے عطیہ دینے کا پروگرام منعقد کر رہی ہے''

اخبار لکھتا ہے کہ 8 مئی کو مسجد چینو میں خون کے عطیہ جات اکٹھے کرنے کے لئے امریکہ کی دو آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر پروگرام کر رہی ہے۔ جو بھی خون کا عطیہ دے گا یہ آرگنائزیشن ان کے بچوں کے لئے واٹر پارک کا ٹکٹ مفت مہیا کرے گی۔خون کے عطیہ جات کے لئے پروگرام دوپہر ایک بجے سے شام 6 بجے تک ہوگا۔ جو صحت مند نوجوان ہیں اور جن کی عمر 15 سال سے اوپر ہے ان کو ترغیب دی گئی ہے کہ اس کارِ ثواب میں حصہ لیں۔ اس آرگنائزیشن کا نام Life Steam ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 5 تا 11 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''توہین رسالت اور مرتد کی سزا۔قرآن وسنت و حدیث نبوی کی روشنی میں'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے لکھا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانا انتہائی مکروہ اور قبیح فعل ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کسی کلمہ گو سے ناممکن ہے۔ اسلام تو ایک امن پسند، اخوت اور محبت کا درس دینے کا مذہب ہے۔ اسلام نے ہر ایک کے لئے ضابطہ اخلاق بھی مقرر کئے ہیں۔ اگر کچھ قوانین اسلام کو ماننے والوں کے لئے ہیں تو پھر کچھ قوانین کفر اختیار کرنے والوں کے لئے بھی مقرر ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام ایک بین الاقوامی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات سب کے لئے اور سب جہانوں کے لئے اور سب وقتوں کے لئے ہیں۔

مغرب آج اسلام پر معترض ہے کہ اسلام مذہبی آزادی نہیں دیتا۔ اور اس پر سب سے بڑی مصیبت خود مسلمانوں کی طرف سے ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام جبر و اکراہ روا رکھتا ہے۔ بلکہ بعض مکتبہ فکر تو یہی کہتے ہیں کہ اسلام پھیلا ہی تلوار کے زور سے ہے۔ نہ کہ اپنی خوبصورت تعلیم کی وجہ سے یا روحانی تعلیم کے اثرات کی وجہ سے۔مغرب کا یہ نظریہ مسلمانوں کی بعض قرآنی آیات کی غلط معانی اور تشریح کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''دین میں کوئی جبر نہیں''

یہ آیت بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب کے بارے میں جبر جائز نہیں رکھا۔ ہر شخص کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ کیونکہ یہ انسان اور بندے کا معاملہ ہے۔ زبردستی کسی کا ایمان بدلنے کا اشارہ تک نہیں ہے۔

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ اُن کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں''

اس آیت میں ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے جانے کا ذکر ہے۔

آپ بتائیں کہ اگر ایمان لانے کے بعد کوئی کافر ہو جائے اور اس کی سزا گردن زنی ہے تو پھر وہ کیسے کفر میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ اس کے صاف معانی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کی سزا گردن زنی نہیں ہے۔

سورۃ النساء کی آیت میں یہ ارشاد ربانی ہے:

''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے''

یہ آیت بھی باقی آیات کی طرح اس عقیدہ کی نفی کرتی ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جاہل مولویوں اور ان کے پیروکاروں کو اختیار نہیں دیا گیا کہ اس پر ہلّہ بول دیا جائے اور اسے قتل کر دیا جائے۔ پس قرآن کریم تو علی الاعلان یہ بات واضح کر رہا ہے کہ ایک تو مذہب میں جبر و زیادتی نہیں دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جائے۔ تو اس کی سزا قتل اور گردن زنی ہرگز نہیں ہے۔

دوسری بات مضمون کے عنوان میں یہ ہے کہ ''توہین رسالت'' بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی مسلمان ہے تو وہ ایسی بے ہودہ اور لغو حرکت نہیں کرے گا۔لیکن اگر کسی نے اپنی جہالت اور ناسمجھی میں کوئی ایسا کلمہ منہ سے نکال دیا ہے تو اس بارے میں قرآن کریم کا کیا یہ ارشاد ہے کہ اُسے کوڑے مارے جائیں۔ اور اسے بھی قتل کر دیا جائے؟

سب سے پہلے تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو دیکھنا ہوگا۔ کیونکہ آپؐ کی زندگی میں بے شمار ایسے واقعات ہوئے کہ لوگ ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے۔کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مروا دیا؟ طائف کا واقعہ کون نہیں جانتا؟

پھر ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے نفس کے لئے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ انسان انتقام اسی وقت لیتا ہے جب اس کی ہتک کی جائے اسے بے عزت کیا جائے۔قرآن کریم میں تو آپ کے عمدہ اخلاق کو ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ وہ بڑھیا جو آپؐ پر گند پھینکتی تھی۔کیا یہ ہتک رسول کی مرتکب نہ تھی؟ لیکن آپؐ نے کیا نمونہ اختیار کیا؟

پھر حدیبیہ کی صلح کے موقعہ پر جب کفار نے کہا کہ رسول اللہ کا لفظ مٹا دو۔ اور حضرت علیؓ نے مٹانے سے انکار کر دیا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ''رسول اللہ'' کا لفظ مٹا دیا۔کیا نعوذ باللّٰہ یہ ہتک رسول نہ تھی؟

پھر منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول نے کتنی مرتبہ آپؐ کی ہتک فرمائی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مروا دیا؟

میں کہاں تک آپؐ کے اس اخلاق محمدی کا تذکرہ کروں۔ یہ اخلاق کا سمندر تو ختم ہونے والا نہیں ہے۔ مگر مولویوں کی عقل اور سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ یہ لوگ جو باتیں کرتے اور ہتک کرتے ہیں اس پر تو صبر کر۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو صبر کی تعلیم ہے۔ آپؐ کے ماننے والے کیسے بے صبری دکھائیں گے؟ اور اگر خدانخواستہ کسی سے آپؐ کی شان میں گستاخی ہو جائے تو اس پر دکھ، ملال، تکلیف اور بے چینی تو ضرور ہوگی مگر ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ ہمیں بھی حکم ہے کہ آپؐ کے نمونہ کو اختیار کریں۔

(بقیہ آئندہ بروز بدھ ان شاء اللہ)

بقیہ: تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً...... از صفحہ 10

جواب: علیؓ نے فرمایا کہ نہیں، صرف اللہ کی کتاب قرآن ہے یا پھر فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے۔

سوال: فتح مکّہ والے دن خزاعی شخص کا لیثی شخص کو قتل کر دینے کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک آدمی نے اپنے کسی آدمی کے بدلہ میں بنولیث کے آدمی کو قتل کر دیا، رسول اللہؐ کو یہ خبر دی گئی تو آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ

اللہ نے مکہ سے قتل یا وحشی پن کو روک دیا ہے، اللہ نے ان پر اپنے رسول اور مسلمانوں کو غالب کر دیا اور سمجھ لو کہ حرم مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا۔ نہ مجھ سے پہلے اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور میرے لیے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا تھا۔

سن لو کہ وہ اس وقت حرام ہے۔ نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور اس کی گری پڑی چیزیں بھی وہی اٹھائے جس کا منشاء یہ ہو کہ وہ اس چیز کا تعارف کرا دے گا۔ تو اگر کوئی شخص مارا جائے تو اس کے ورثاء کو دو باتوں کا اختیار ہے، دیت لیں یا بدلہ۔

سوال: ایک یمنی شخص نے کون سی باتیں حضورؐ سے لکھوا دینے کی درخواست کی؟

جواب: یمنی آدمی نے حضورؐ نے جو مکّہ کی حرمت کے بارے بیان فرمایا وہی لکھوا دینے کی درخواست کی۔ اور حضورؐ نے اسے وہ سب باتیں لکھوا دیں۔

(بقیہ آئندہ بروز بدھ ان شاءاللہ)

بقیہ: نیشنل اجتماع و نیشنل شوریٰ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ...... از صفحہ 16

اشعار پر مبنی تھا۔فی البدیہ تقریری مقابلہ جات کے ساتھ دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

30جولائی کی شام مجلس لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ کی سالانہ شوریٰ 2022ء کا انعقاد کیا گیا۔شوریٰ کا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔بعد ازاں بجٹ لجنہ اماء اللہ 2022ء - 2023ء اور تین مجوزہ تجاویز پر شوریٰ ممبرات نے رائے پیش کی اور تجاویز کے مطابق ان پر عمل درآمد کی یقین دہانی کروائی۔ نماز مغرب عشاء کے بعد ایک بھرپور دن کا اختتام ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔ لجنہ کے شعبہ صنعت و دستکاری نے ایک سٹال بھی لگایا جس میں کھانے پینے کی اشیاء، کھلونے اور بعض گھر میں بنائے گئے مقامی (home made) جوس بھی فروخت کیے گئے۔بعض ریجنز کی طرف سے عطیات بھی موصول ہوئے۔ان اسٹالز سے 289,075 فرانک سیفا منافع خلافت جوبلی کے موقع پر مجوزہ مسجد فنڈ برائے لجنہ اماءاللہ میں جمع کرایا گیا۔

تیسرا اجلاس صبح سویرے کھیلوں سے شروع ہوا۔ کھیلوں میں بوری ریس، لیموں ریس، اور میوزیکل چیئر میں عمر رسیدہ لجنہ نے حصہ لیا۔ بند آنکھوں کے ساتھ منزل تک پہنچنا، اور ناصرات کے مقابلوں کے ساتھ باقی علمی مقابلہ جات نماز لفظی باترجمہ اور دینی معلومات کے کوئز پروگرام منعقد کئے گئے۔ بعد ازاں تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔تربیتی کلاس کی پہلی پانچ پوزیشنز کو انعامات اور طالبات کو سند شرکت سے نوازا گیا۔ نیز مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والی لجنہ و ناصرات کو کتب کا انعام اور میڈلز سے نوازا گیا۔ نماز ظہر عصر کے بعد نیشنل اجتماع لجنہ اماءاللہ 2022 اختتام پذیر ہوا جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

الحمد للہ، امسال سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ کی کل حاضری 544 لجنہ و ناصرات پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس لجنہ اماءاللہ کو اپنے فضلوں سے نوازے اور صد سالہ جوبلی کے مزید مجوزہ پروگرامز پر بھی احسن رنگ میں عمل کی توفیق عطا فرماتا جائے۔ آمین

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب العلم

قسط 8

سوال: حضورؐ نے لمبی نماز پڑھانے کو ناپسند کیوں فرمایا؟

جواب: ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! فلاں شخص لمبی نماز پڑھاتے ہیں اس لیے میں جماعت کی نماز میں شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ میں دن بھر اونٹ چرانے کی وجہ سے رات کو تھک کر چکنا چور ہو جاتا ہوں اور طویل قرأت سننے کی طاقت نہیں رکھتا۔

تو آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تم ایسی شدت اختیار کر کے لوگوں کو دین سے نفرت دلانے لگے ہو۔ سن لو جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے، کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت والے سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

سوال: گم شدہ چیزوں کے متعلق آپؐ نے کیا حکم فرمایا ہے؟

جواب: ایک شخص نے رسول اللہؐ سے گری پڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔

آپؐ نے فرمایا، اس کی پہچان پختہ کرلو یا نشان زدہ کرلو پھر ایک سال تک اعلان کراؤ پھر بھی اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے استعمال کر سکتے ہو اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے سونپ دو۔

اس نے پوچھا کہ گم شدہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپ کو اس قدر غصہ آ گیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔

آپؐ نے فرمایا۔ تجھے اونٹ سے کیا واسطہ؟

اس کے ساتھ اس کی مشک ہے اور اس کے پاؤں کے سم ہیں۔ وہ خود پانی پر پہنچے گا اور خود پی لے گا اور خود درخت پر چرے گا۔ لہٰذا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے۔

اس نے کہا کہ گم شدہ بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

آپؐ نے فرمایا، وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی، ورنہ بھیڑیے کی غذا ہے۔ یعنی اگر اس کا مالک آجائے تو اس کی ہے ورنہ تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

سوال: کیا بعض لوگوں نے حضورؐ سے لایعنی سوالات کئے؟

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہؐ سے بہت سی ایسی ویسی باتیں دریافت کی گئیں تو آپؐ کو غصہ آ گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا لوگو! جو چاہو پوچھو تو کئی لوگوں نے اپنے اپنے والد کی تعیّن کا سوال کر دیا اور حضورؐ نے ان کا والد وہی بتایا جو معاشرہ میں معروف تھا۔ آخر عمرؓ نے آپ کے چہرہ مبارک سے ناراضگی نمایاں ہوتی ہوئی دیکھ کر دوزانو ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم آپ سے ناپسندیدہ سوالات پہ معذرت خواہ ہیں اور اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔ اور ہم راضی ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے، اور اسلام ہمارا دین ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں یہ جملے عمرؓ نے تین مرتبہ دہرائے۔

تو پھر رسول اللہؐ نے سکوت فرمالیا۔

سوال: کیا کسی بات کی تاکید کرنے کے لئے حضورؐ بات دہراتے تھے؟

جواب: ابن عمرؓ کی روایت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے جھوٹ سے بچنے کا ارشاد فرمایا: خبردار جھوٹ سے بچتے رہنا، اس بات کو تین بار دہراتے رہے اور ساتھ فرمایا: میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا، اس بات کو بھی آپؐ نے تین مرتبہ دہرایا۔

اور جب آپؐ سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔

اور جب کوئی کلمہ ارشاد فرماتے تو اسے تین بار دہراتے یہاں تک کہ خوب سمجھ لیا جاتا۔

سوال: آخرت میں کن لوگوں کے لیے دوگنا اجر مقرر کیا گیا ہے؟

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کے لیے دوگنا اجر ہے۔

1. جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد رسول اللہؐ پر ایمان لائے۔
2. وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ کا حق ادا کرے۔
3. وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور اس کی عمدہ تعلیم و تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔ تو اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

سوال: کیا عورتوں کو الگ سے نصیحت کی جا سکتی ہے؟

جواب: ایک مرتبہ نبی کریمؐ کو عید کے موقع پر گمان ہوا کہ عورتوں کو خطبہ اچھی طرح سنائی نہیں دیا۔ تو آپؐ نے انہیں علیحدہ نصیحت فرمائی اور صدقے کا حکم دیا یہ وعظ سن کر کوئی عورت بالی اور کوئی انگوٹھی بلالؓ کے کپڑے کے دامن میں ڈالنے لگیں جو اس وقت حضورؐ کے ہمراہ تھے۔

سوال: ابوہریرہؓ کا سوال، یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپؐ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا، اے ابوہریرہ سنو! قیامت میں سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا، جو سچے دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے گا۔

سوال: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے احادیثِ رسول اللہؐ کے بارہ میں کیا ہدایت فرمائی؟

جواب: عمر بن عبدالعزیزؒ نے ابوبکر بن حزم کو لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہؐ کی جتنی بھی حدیثیں ہوں، ان پر نظر کرو اور انہیں لکھ لو۔ کیونکہ مجھے علم دین کے مٹنے اور علماء دین کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

اور رسول اللہؐ کے سوا کسی کی حدیث قبول نہ کرو۔

اور لوگوں کو چاہیے کہ علم پھیلائیں اور ایک جگہ جم کر بیٹھیں تاکہ بے علم کو بھی سدھ بدھ ہوجائے۔

اور علم پوشیدہ رکھنے سے ہی ضائع ہوتا ہے۔

سوال: دنیا سے علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ علم کو یونہی بندوں سے نہیں چھینے گا۔ بلکہ وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا۔ تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

سوال: کیا آپؐ نے عورتوں کو وعظ فرمانے کا الگ دن مخصوص کیا؟

جواب: عورتوں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ دین سیکھنے میں مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لیے آپ ہمارے لئے بھی کوئی وعظ کا دن خاص فرما دیں۔ تو حضورؐ نے ایک دن کا ان سے وعدہ کرلیا اور اس دن ان کو آپؐ نے وعظ فرمایا اور دینی احکامات سنائے آپؐ کی بہت ساری باتوں میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے اپنے تین لڑکے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے کہا، اگر دو بچے بھیج دے آپؐ نے فرمایا ہاں! اور دو کا بھی یہی حکم ہے۔ یعنی کم سنی میں کسی کے بچے فوت ہوجائیں تو یہ صدمہ ایک ماں کے لئے دوزخ کے سامنے ڈھال بن جائے گا۔

سوال: اللہ کے حضور کون نقصان میں ہوگا؟

جواب: ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جس سے حساب لیا گیا اسے عذاب کیا جائے گا۔

عائشہؓ نے حضورؐ سے دریافت کیا۔ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ عنقریب انسان سے آسان حساب لیا جائے گا؟

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کے حضور حاضری کا ذکر ہے۔

لیکن جس کے حساب میں چھان بین کی گئی سمجھو وہ غارت ہوگیا۔

سوال: حضورؐ نے فتح مکہ کے دوسرے دن کیا نصائح فرمائیں؟

جواب: آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، اور فرمایا کہ مکّہ کی حرمت کسی انسان نے نہیں صرف اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائی ہے۔ پس جو کوئی اللہ اور یومِ آخرت پہ یقین رکھتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ اس میں خون ریزی کرے یا اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اور اگر کوئی اللہ کے رسول کے لڑنے سے اپنے لئے جواز نکالے تو وہ بھی یاد رکھے کہ اللہ نے اپنے رسول کو بھی کچھ لمحات کی اجازت عطا فرمائی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی، جیسی کل تھی۔ پس حاضر غائب کو یہ باتیں پہنچا دے۔

عمرؓ نے اس کی یہ وضاحت بیان فرمائی ہے کہ حرم مکہ کسی خطا کار کو یا خون کر کے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

سوال: مسلمانوں کو اپنے بچوں کے نام کیسے رکھنے چاہیئے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا میرے نام پہ نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو۔

سوال: اگر خواب میں کسی کو حضورؐ کی زیارت ہو تو کیا تعبیر ہے؟

اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

سوال: حضورؐ کی ذات کا حوالہ دے کر کوئی جھوٹ بولے تو اس کی سزا کیا ہے؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔

سوال: ابو حجیفہؓ نے علیؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس الگ سے کوئی کتاب ہے؟

بقیہ صفحہ 9 پر

ابن زاہد شیخ

ذکرِ الٰہی، درود شریف اور استغفار

انسانی زندگی میں ذکر کی ایک خاص اہمیت ہے۔ تمام مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں ایسے کلمات اور دعائیں موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہیں لیکن اسلام وہ کامل دین ہے جس نے سب سے کامل شریعت قرآن کریم اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ ہمیں ایسے کلمات اور دعائیں سکھائیں جو کہ موسلادھار بارش کی طرح خدا کے فضل و برکات کا نزول ممکن بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول اور آنحضرت ﷺ سے اکتسابِ فیض کا ذریعہ بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ فَاذْكُرُوْنِيْٓ أَذْكُرْكُمْ (البقرہ:153) ترجمہ پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ گناہوں سے دوری اور عبادات وطاعت کی قوت صرف اللہ رب العزت کی طرف سے ہے پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتلاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور بتائے۔ اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہا کرو۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔ پھر مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ
مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازھا فی المسجد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے ہی ملتا ہے۔ حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج، یہی علاج بتایا ہے کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔ حدیث شریف میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خادمہ مانگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور 34دفعہ بھی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

(الحکم 30 ستمبر 1903ء)

درود شریف

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۷﴾ (الاحزاب:57) ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب وہ شخص چاہے تو اس میں کمی کرے یا چاہے تو اس میں اضافہ کرے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے تجھ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو تجھ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 15767)

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو اور آپؐ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور آپؐ کی محبت اللہ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

(درمنثور جلد 6 صفحہ 654)

حضرت امام غزالیؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ پر درود نہیں بھیجتا تھا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اس شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے ناراض ہیں اس لئے آپ نے توجہ نہیں فرمائی؟ آپ نے جواب دیا نہیں میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ اس نے عرض کی حضور آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے؟ علماء کہتے ہیں کہ آپ اپنے امتیوں کو ان کی ماں سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا علماء نے سچ اور درست کہا لیکن تو نے مجھے درود بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی۔ میرا کوئی امتی جتنا مجھ پر درود بھیجتا ہے، اسے اتنا ہی میں پہچانتا ہوں۔ یہ بات اس شخص کے دل میں اتر گئی۔ اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے پھر سرور کائنات ﷺ کا دیدار ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شفاعت کروں گا۔

(مکاشفۃ القلوب 62-63 مصنفہ امام ابو حامد محمد غزالیؒ۔ مترجم علامہ عصر صابری چشتی قادری۔ ناشر تصوف پبلیکیشنز رائے ونڈ روڈ لاہور اشاعت 1986ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ درود شریف کے طفیل۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔۔۔۔ درود شریف کیا ہے۔ رسول ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

(اخبار الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 7)

استغفار

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں روزانہ اللہ کے حضور ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار

اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبیؐ)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الإستغفار)

ایک شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ کو خشک سالی کی شکایت کی تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انہیں کہا اللہ سے استغفار کرو۔ دوسرے شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ کو تنگ دستی کی شکایت کی تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انہیں کہا اللہ سے استغفار کرو۔ تیسرے شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ سے اولاد کیلئے دعا کی درخواست کی تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انہیں کہا اللہ سے استغفار کرو۔ چوتھے شخص نے حسن بصری رحمہ اللہ کو اپنے باغ کے خشک ہو جانے کی شکایت کی تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انہیں بھی کہا اللہ سے استغفار کرو۔ تو ہم نے اُن سے سب کو یکساں جواب دینے کے بارے میں استفسار کیا تو حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا میں نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ نوح میں فرماتے ہیں فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهٰرًا (نوح: 11-13) ترجمہ: پس میں نے کہا اپنے رب سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

(تفسیر قرطبی: 18/ 301-303)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ قادیان مقدس

میں جب سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت راشدہ سے مشرف ہوا تو حضور اقدس علیہ السلام نے از راہ نصیحت فرمایا کہ نمازوں کو سنوار کر پڑھنا چاہیے اور مسنونہ دعاؤں کے علاوہ اپنی مادری زبان میں بھی دعا کرنی چاہیے۔مولوی امام الدین صاحبؓ نے عرض کیا کہ حضور! کیا مادری زبان میں دعا کرنے سے نماز ٹوٹ تو نہ جائے گی۔حضور اقدس فداہ نفسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، نماز ٹوٹی ہوئی تو پہلے ہی ہے ہم نے تو نماز جوڑنے کے لئے یہ بات کہی ہے۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کثرت سے درود شریف اور استغفار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت مولانا غلام رسولؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ تک درود و استغفار کی کثرت کے متعلق خلجان رہا کہ کثرت سے نہ معلوم کتنی تعداد مراد ہے۔تب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے بحالت کشف ملے اور میری بیعت لی اور فرمایا کہو استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنب واتوب الیہ مائۃ مرّۃ یعنی سو مرتبہ استغفار پڑھو۔اس سے مجھے معلوم ہوگیا کہ کثرت سے مراد عام حالات میں کم از کم سو مرتبہ استغفار کا وِرد ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

(حیات قدسی حصہ دوم صفحہ 3 شائع شدہ 1951ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خط بنام حضرت چوہدری رستم علیؓ فروری 1988ء میں مندرجہ ذیل دعاارسال فرمائی۔

یَا مَنْ ھُوَاَحَبُّ مِنْ کُلِّ مَحْبُوْبٍ اِغْفِرْلِیْ وَ تُبْ عَلَیَّ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ عِبَادِکَ الْمُخْلَصِیْنَ ترجمہ:اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل فرما۔آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ پس ہر احمدی ہر وقت سچے دل سے استغفار کرتے ہوئے، توبہ کرتے ہوئے، خداتعالیٰ کے حضور جھکے تا کہ اس کا پیار حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندے کو اپنا پیار اور قرب دینے کے لئے ہروقت تیار رہتا ہے بلکہ بے چین رہتا ہے۔بلکہ بندے کی اس بارے میں ذراسی کوشش کو بے حد نوازتا ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اس کے حضور جھکے رہیں۔آمین

(خطبہ جمعہ 20 مئی 2005ء)

کسی حوالے سے قبل بعض الفاظ لکھنا

بعض دوست و خواتین اپنے مضامین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے ارشادات سے مزین کرتے وقت ارشاد سے قبل اس کے تسلسل میں ،اور، پھر، پس، مگر، لیکن، کیونکہ وغیرہ کے الفاظ سے ارشاد کا آغاز کرتے ہیں۔یہ الفاظ تو بطور لاحقہ کے استعمال ہوتے ہیں سابقہ مضمون کے تسلسل میں۔ چونکہ آپ ایک ایسا ارشاد پیش کرنے جارہے ہیں جس کا تعلق آپ کی اپنی تحریر سے ہے اور سابقہ مضمون سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اس لیے ان زائد الفاظ کو حذف کر دیا کریں۔نیز بمعہ لکھنا غلط العام ہے۔مع کافی ہے باکے معنی بھی مع کے ہی ہوتے ہیں۔کان اللہ معکم

ایڈیٹر الفضل آن لائن

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24/ستمبر 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ غائب اور ایک نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ عذرا اقبال باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد پرویز اقبال صاحب (ہنسلو نارتھ یوکے)

16/ستمبر 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ اور نظام جماعت سے پیار اور اطاعت کا تعلق رکھنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ان کے میاں ہنسلو نارتھ میں منتظم ایثار اور لوکل سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم انوار الحق خان صاحب (ربوہ)

8/اگست 2022ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، بلند ہمت، صابر وشاکر، دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے اور مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینے والے ایک نیک، شریف النفس اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

درخواست دعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور ہوں۔جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری ہوں۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت والی درازی عمر عطا فرمائے۔اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔آمین

(ادارہ)

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

5/اکتوبر 1922ء پنجشنبہ (جمعرات)
مطابق 13 صفر 1341 ہجری

صفحہ اول پر مدینۃ المسیح (قادیان) کی خبروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ’’والدہ صاحبہ علی برادران اور اہلیہ صاحبہ مسٹر محمد علی (جوہر)، مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امورِ عامہ قادیان کے ہاں جو کہ علی برادران کے بڑے بھائی ہیں، 2؍اکتوبر کو تشریف لائیں۔‘‘

صفحہ اول و دوم پر ’’انگلستان میں تبلیغ اسلام‘‘ کے زیرِعنوان مولانا مبارک علی صاحب مبلغ انگلستان کی 16 تا 22 اگست کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ رپورٹ کی ابتداء میں انہوں نے تحریر کیا کہ ’’13 اگست کو برادرم عزیزالدین صاحب اور میں نے ہائیڈ پارک میں ساڑھے بارہ بجے سے ساڑھے تین بجے تک لیکچر دیئے۔ حاضری کافی تھی۔ ہر تقریر کے بعد سوال و جواب بھی ہوئے۔‘‘

آپ نے اپنی رپورٹ میں دورانِ ہفتہ مسجد آنے والے مختلف مہمانان کا ان کے اسماء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

صفحہ نمبر 3 اور 4 پر اداریہ ’’مسلمانوں سے آریوں کا مطالبہ اور اس کا جواب۔ پہلے نو کروڑ شودروں کو ہندو مذہب سے جدا کرو‘‘ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

یہ اداریہ روزنامہ ’’دیش‘‘ کے 20 ستمبر کے ایڈیٹوریل کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس اخبار کے ایڈیٹر آریہ دھرم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب تھے۔

مدیر صاحب الفضل لکھتے ہیں کہ ’’جیسا کہ ہم عصر روزنامہ پیسہ اخبار نے اس مطالبہ کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا کام احمدی جماعت کر رہی ہے اور واقعہ بھی یہی ہے اس لیے ہم ہی اس کے اصل مخاطب ہیں اور ہم ہی اس کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ ہندو صاحبان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگر ہم صلح کرنا چاہتے ہیں اور ضرور چاہتے ہیں تو اس سے ہماری غرض قطعاً یہ نہیں کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر سوراج لینا چاہتے ہیں اور اس کے لیے آپ ہم سے جو بھی مطالبہ کرتے جائیں گے وہ ہم پورا کرتے جائیں گے۔ بلکہ اگر ہم صلح کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہیں تو محض اس لیے کہ جنگ اور جدال، جھگڑے اور فساد کی حالت میں چونکہ جانبین کے دلوں میں غصہ اور ایک دوسرے سے نفرت ہونے کے باعث حق پسندی میں کمی آجاتی ہے اور تعصب حق کو قبول کرنے کا موقع نہیں دیتا۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ صلح ہو جائے۔‘‘

اس اداریہ میں مزید آگے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصنیف پیغامِ صلح میں بیان فرمودہ تعلیم کا ذکر کیا ہے۔

صفحہ نمبر 5 پر زیرِعنوان ’’مسلمانوں کی زار و زبوں حالت‘‘ ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ مذکورہ مضمون میں ’’البشیر‘‘ نامی ایک اخبار میں شائع ہونے والے مضمون پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ اخبار میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے مسلمانوں کے بعض ایسے عقائد کا ذکر کیا گیا جن کا اسلام کا دور سے بھی کوئی واسطہ یا تعلق نہ تھا۔ چنانچہ ایسے بعض عقائد کا ذکر کر کے الفضل میں تبصرہ کیا گیا کہ ’’حیرت کا مقام ہے کہ جہاں ایک طرف اس بات کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں میں اسلام نہیں رہا اور ساری دنیا کے عیب ان میں پائے جاتے ہیں۔ وہاں پیغمبر اسلام کے پیرو ہو کر پیغمبر بن جانا بھی ان لوگوں کے نزدیک برائی ہے۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں رسولِ کریم ﷺ کو نبیوں کی مہر کہا گیا ہے۔‘‘

صفحہ نمبر 6 اور 7 پر مدراس ہائی کورٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین ہونے والے ایک مقدمہ کی وجہ نزاع اور سیشن کورٹ وہائی کورٹ میں ہونے والی کارروائی کی رُوداد کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں مدراس ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا تھا کہ احمدی اپنے عقیدہ کی رُو سے مسلمان ہیں۔

صفحہ نمبر 8 پر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا یک خط شائع ہوا ہے جو آپ نے امریکہ سے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو تحریر کیا تھا۔ اس میں آپؓ نے اپنی تبلیغی مساعی کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپؓ نے لکھا ’’ہفتہ گذشتہ میں دو لیکچر ہوئے اور دو صاحب مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان میں سے ایک نیگرو عیسائیوں کے پادری ہیں۔ ان کا نام ریورنڈ جب سن ہے۔ اسلامی نام عمادالدین رکھا گیا تا کہ مشہور مرتد امرتسری کا نعم البدل ہوجائے۔‘‘

اسی طرح آپؓ نے لکھا کہ ’’آسٹریلیا سے ایک پادری کا خط آیا ہے جو اسلام کی طرف مائل ہے۔ اس کو جواب لکھا گیا اور اس کا خط برادرم حسن موسیٰ خان صاحب کو بھیج دیا گیا تا کہ وہ قریب سے اُس کو رہنمائی کریں۔‘‘

صفحہ نمبر 8 اور 9 پر ’’احمدی مستورات اور خدمتِ دین‘‘ کے عنوان سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں دہلی کی احمدی خواتین کے اخلاص کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس تفصیل کچھ یوں ہے کہ دہلی کی احمدی مستورات نے ایک جلسہ کیا جس میں اہلیہ صاحبہ حضرت ماسٹر حسن محمد آسان صاحبؓ (محترمہ امۃ المغنی شمیم صاحبہ) نے ایک تقریر کی جس میں دہلی کی احمدی مستورات کو تحریک کی کہ وہ بیرون از ہندوستان تبلیغی اخراجات کے لیے مالی قربانی کریں۔ موصوفہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ ’’حضرت مسیح موعودؑ کے غلام ہمارے پیارے بھائی بیرسٹری، ڈاکٹری، انجینئری پاس کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسلام پھیلانے کے لیے امریکہ میں، افریقہ میں، لنڈن میں، ماریشس میں غرضیکہ دنیا کے ہر کنارے پہنچ گئے ہیں۔ ان کے بیوی بچے یہاں پڑے ہیں اور وہ جنگلوں میں دشوار گزار راستے طے کرتے ہوئے لوگوں کو پیغامِ حق پہنچا رہے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو بال بچوں سے جدا ہوئے چار سال ہو چکے۔ حضرت نیر کو تین سال ہونے کو آئے۔ کلیجہ کٹتا ہے جب ان کا خیال آتا ہے۔ اگر تمہارے دلوں میں ان کی محبت ہے اور ایمان رکھتی ہو کہ یہ خدا کا کام ہے اور خدا اس سے راضی ہوتا ہے تو جو اُس کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کرے تو روپیہ پیسہ جو جس سے بن سکے خدا کی راہ میں دو۔ دیکھو صحابہ کرام کی عورتیں اپنے لختِ جگروں کو محض خدا کی رضا کے لیے جہاد پر روانہ کرتی تھیں۔ کیسی پاک بیبیاں تھیں۔ گودوں میں پلے ہوئے لال جب جنگ میں کام آتے تو خوش ہوتیں اور کہتیں شکر ہے خدا نے ہماری گودوں کی کمائی قبول کی۔ بہنو! ہمارے لال ہماری گودوں میں ہیں۔ اس قسم کی قربانی ابھی ہم سے مانگی نہیں جاتی۔ صرف روپیہ دے کر خدا کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہو اور وہ درجہ پا سکتی ہو جس کے لیے خدا کے بندوں نے اولاد سے بھی دریغ نہ کیا۔ خدا کا شکر کرو۔ دو اور شکر کے دو۔۔۔ خدا تمہارے دشمنوں سے ناراض ہو چکا اور اشاعتِ اسلام کی خدمت ان سے لینا نہیں چاہتا۔ اس خدمت کا شرف تم کو مل چکا۔ پس اپنے آپ کو خدمت گزار ثابت کرو اور دشمنوں کو دکھلا دو کہ کیا کافر ایسے ہی ہوتے ہیں جن کی عورتیں بھی اس بے کسی کے عالم میں خدا کی توحید کو تثلیث پرستی کی جگہ قائم کرنے کے لیے اس قدر جوش رکھتی ہیں۔‘‘

THE ALFAZL QADIAN
الفضل
Digitized by Khilafat Library Rabwah
ایڈیٹر۔ غلام نبی
مدینۃ المسیح
انگلستان میں تبلیغ اسلام

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں یہ اعلان کیا کہ ’’میں ناچیز اپنی بالیوں کو امریکہ مشن کے فنڈ کے لیے پیش کرتی ہوں اور ایک روپیہ ماہوار چندہ کا وعدہ کرتی ہوں۔ خدا اسے قبول کرے اور میری نصرت فرمائے۔‘‘

اس تقریر کے بعد احمدی مستورات کی جانب سے دیئے جانے والے چندہ کی تفصیل درج ہے جس میں ذکر ہے کہ محترمہ امۃ المغنی شمیم صاحبہ نے آٹھ عدد طلائی بالیاں اس تحریک کے تحت پیش کیں۔

یوں تو اس اخبار میں حضرت ماسٹر محمد آسان صاحبؓ کی اہلیہ صاحبہ کا تعارف درج نہیں ہے لیکن اخلاص سے پُر اس قربانی کے باعث خاکسار یہ ذکر کیے دیتا ہے کہ یہ مخلص خاتون محترمہ امۃ المغنی شمیم صاحبہ سلسلہ کے دیرینہ خادم، واقف زندگی اور سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی صاحب کی والدہ تھیں۔ آپ نے خود خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی۔ آپ کی بیعت کے وقت حضرت مصلح موعودؓ بنفسِ نفیس آپ کے گھر تشریف لائے اور آپ کی بیعت لی۔ یہاں یہ بھی ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جیسا کہ آپ نے اپنی تقریر میں یہ ذکر کیا کہ ’’بہنو! ہمارے لال ہماری گودوں میں ہیں۔ اس قسم کی قربانی ابھی ہم سے نہیں مانگی جاتی۔‘‘ 1922ء میں آپ کی اولاد ابھی کم عمر تھی لیکن بعد میں اس مخلص، نیک اور قربانی کرنے والی خاتون کے چار بیٹوں کو زندگی وقف کر کے خدمتِ دین کی توفیق ملی اور بالخصوص 1922ء میں آپ کا جو بیٹا آپ کی گود میں تھا وہ مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب ہی تھے۔ جن کی پیدائش 16 فروری 1920ء کو ہوئی تھی۔ یوں خدا تعالیٰ نے ایک احمدی خاتون کے جذبات کو لفظ بہ لفظ قبول فرمایا۔

صفحہ نمبر 8 پر حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کی ماریشس سے آمدہ رپورٹ شائع ہوئی ہے جس میں آپؓ نے ایک ہندو کی جانب سے کی گئی دعوت کا دلچسپ تذکرہ بھی کیا ہے۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221005.pdf

مسجد فتح عظیم، زائن امریکہ کے چند خوبصورت مناظر

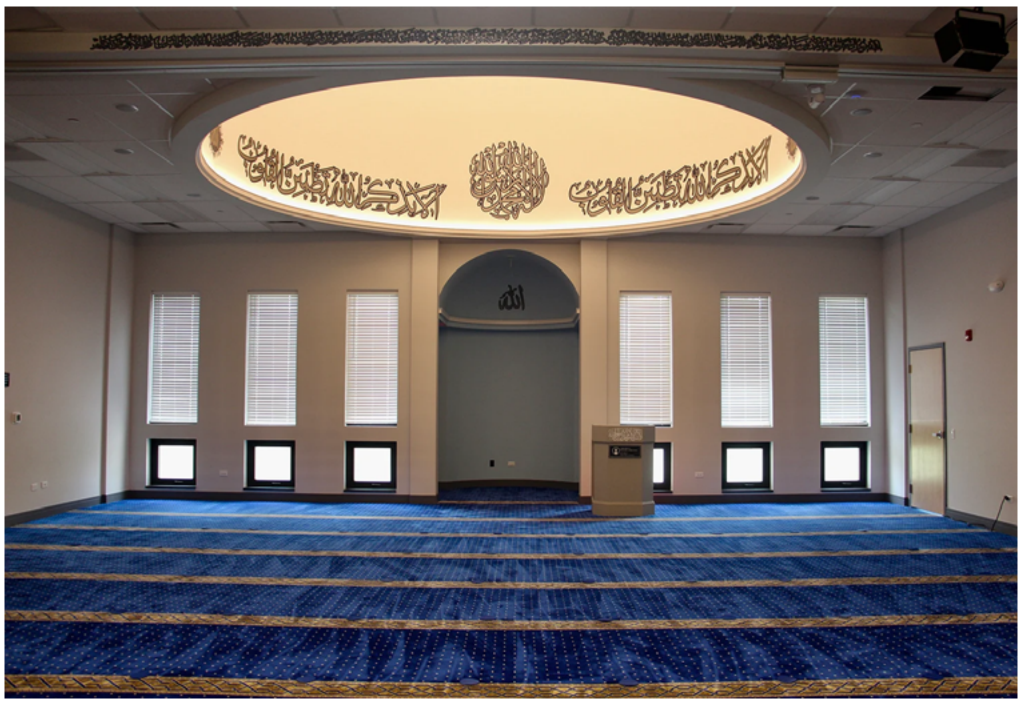

مسجد بیت الاکرام، ٹیکسس امریکہ کے چند مناظر

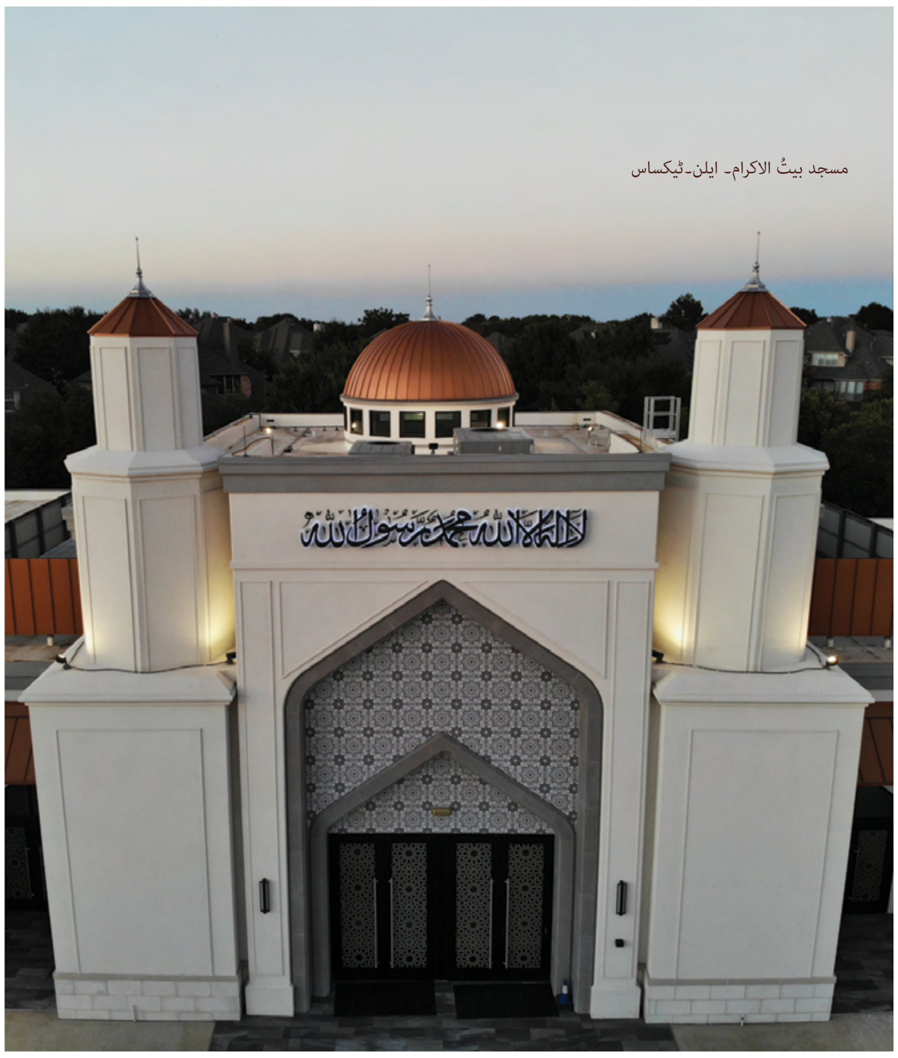

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: یاسمین پاشا۔ آئیوری کوسٹ

نیشنل اجتماع و شوریٰ لجنہ اماء اللہ آئیوری کوسٹ 2022ء

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس لجنہ اماءاللہ آئیوری کوسٹ کا نیشنل اجتماع مؤرخہ 30 اور 31 جولائی 2022ء کو منعقد ہوا۔ کورونا وائرس وباء کے باعث دو سال کے وقفہ کے بعد امسال اجتماع کے موقع پر تمام لجنہ و ناصرات بھرپور جوش و جذبہ کے ساتھ شامل ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں 2022ء کو ایک سنگ میل کی حثیت حاصل ہے کیونکہ امسال لجنہ اماءاللہ کی بابرکت تنظیم کو قائم ہوئے 100 سال مکمل ہونے جارہے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ۔ دنیا بھر کی مجالس لجنہ اماءاللہ نے اس سال کو بھرپور طرح سے منانے کے لیے مختلف تعلیمی و تربیتی پروگرامز مرتب کئے ہیں۔ چنانچہ لجنہ آئیوری کوسٹ نے بھی دیگر پروگرامز کے ساتھ کچھ تعلیم و تربیت کے پروگرامز مرتب کیے تھے۔ اس سلسلہ میں اجتماع سے قبل طالبات کے ساتھ ایک ہفتہ کا سمر کیمپ بطور تربیتی کلاس کا انعقاد آبی جان شہر میں موجود جماعتی جگہ مہدی آباد میں واقع احمدیہ سکول میں کیا گیا۔ جس میں ملک بھر کے 18 ریجنز سے 94 لجنہ و ناصرات طالبات نے شرکت کی۔ جس میں صدسالہ جوبلی لجنہ سے متعلق ایک نصاب مترتب کیا گیا جو تلاوت قران، حفظ قران، حفظ قرانی دعائیں، نماز لفظی ترجمہ کے ساتھ، قصیدہ مسیح موعود علیہ السلام، شرائط بیعت، اور کتب مسیح موعود علیہ السلام میں کشتی نوح منتخب کی گئی۔ اور اسی تربیتی کلاس میں اجتماع کی تیاری بھی کروائی گئی۔

مؤرخہ 28 جولائی 2022ء کی سہ پہر، مہدی آباد احمدیہ سکول جہاں تربیتی کلاس منعقد ہوئی تھی وہیں اجتماع کے مہمانوں کی رہائش کے لیے وقارعمل کیا گیا۔ تربیتی کلاس کی طالبات نے بہت ذمہ داری سے ڈیوٹیز ادا کیں۔ سپورٹس گراونڈ کی صفائی، روشنی کے انتطامات وغیرہ، اور اجتماع گاہ کو بھی خوبصورت بینرز سے سجایا گیا۔ 29 جولائی کی شام قافلہ در قافلہ مہمان کرام پہنچنا شروع ہو گئے۔ بیک سٹیج خوبصورت سبز بینر جس پر دعائے حضرت آدم علیہ السلام لکھی گئی تھی رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۲۴﴾

(الاعراف: 24)

30 جولائی صبح 9 بجے سے قبل اجلاس کی باقاعدہ کاروائی تلاوت قران پاک سے شروع ہوئی مکرمہ فریال شاہد صاحبہ نے تلاوت کی اور اس کے بعد فرنچ ترجمہ عزیزہ مشعل پاشا صاحبہ نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام مکرمہ ذکیہ صادق صاحبہ نے پڑھا جس کے بعد نیشنل صدر لجنہ مکرمہ مادام شکورہ آڈوالے صاحبہ نے لجنہ اماءاللہ کا عہد دہرایا اور اس کے بعد نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ نے افتتاحی تقریر کی۔ جس دوران آپ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد کے مقاصد اور جوبلی پروگرامز 2022ء کے موقع پر بننے والی مسجد کی تفصیل اور چندہ جات کی اہمیت بیان کی۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن، حفظ قرآن، حفظ ادعیہ قرآن، تقاریر بعنوان (احمدیہ احیائے نو اسلام، خلافت احمدیہ کی برکات) لجنہ نے بہت عمدہ توقعات سے بڑھ کر خوبصورت پر اثر تقاریر کیں۔ ناصرات کے لئے مخصوص تقاریر (بعنوان اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ نیز جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے) کا مقابلہ ہوا۔ بعد از وقفہ برائے ظہر وعصر و طعام 3 بجے سہ پہر دوسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قران پاک نیز فرنچ ترجمہ مادام لڈی مصطفیٰ صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد مقابلہ نظم مسیح موعود علیہ السلام (جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا) کا آغاز عزیزہ مشعل پاشا سے ہوا۔ ناصرات کا مقابلہ قصیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے چند بقیہ صفحہ 9 پر

ایک سبق آموز بات

مستقل مزاج باہمت ہی کامیاب ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’استقلال اور ہمت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کرسکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے۔ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا۔

(الم نشرح: 7)

اسی لئے فرمایا ہے۔

دنیا میں کوئی کامیابی اور راحت ایسی نہیں ہے جس کے ابتدا اور اوّل میں کوئی رنج اور مشکل نہ ہو۔ ہمت کو نہ ہارنے والے مستقل مزاج فائدہ اٹھالیتے ہیں اور کچھ اور ناواقف راستہ میں ہی تھک کر رہ جاتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 150)

مرسلہ: ام حانیہ انور

فقہی کارنر

وقت مقررہ پر قرض واپس نہ کرنے والے سے ہرجانہ وصول کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فتویٰ کی مندرجہ ذیل تشریح کی ہے۔

سوال: زید نے بکر کو اپنا مال مقررہ قیمت پر فروخت کرنے کے لئے دیا۔ زید نے مال فروخت کرنے کے بعد رقم بکر کو ادا کی جس کو کم وبیش ایک سال گزر گیا۔ کیا زید اس رقم کے روکنے کی وجہ سے بکر سے ہرجانہ طلب کرسکتا ہے۔ اگر کرسکتا ہے تو کیا شریعت نے کوئی شرح مقرر کی ہے۔

آریہ دھرم صفحہ 10 حاشیہ در حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس مدت تک تجارت کے کام کا روپیہ جو اس کے انتظار پر بند رہے گا اس کا مناسب ہرجانہ اس کو دینا ہوگا۔

جواب: میں (حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب۔ ناقل) نے یہ حوالہ حضرت امیرالمومنینؓ کے سامنے پیش کیا ہے اور حضور نے اس پر فرمایا ہے کہ تجارتی سود میں اور اس میں فرق باریک ہے۔ جو ہر ایک اس باریک فرق تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے جو قاعدہ ہم نے جاری کیا ہوا ہے وہی ٹھیک ہے کہ قاضی اگر دیکھے کہ مدیون نے دائن کو تکلیف دی تو قاضی اس پر جرمانہ تو کر دے لیکن جرمانہ کی رقم انجمن کو دے تاجر کو نہ دے۔

(فرمودات مصلح موعود درباره فقہی مسائل صفحہ 303-304)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

5/اکتوبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:57	18:05
مدینہ منورہ	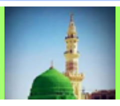	04:57	18:05
قادیان		05:04	18:09
ربوہ		04:44	17:49
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:40	18:33